Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 5588

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

سالانہ چندہ ۵
روپئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے ھونہار بچے

"غربی افریقہ سے دینی تعلیم کے لئے ربوہ میں آنے والا نوعمر احمدی بچہ
"علی امین" جو فوٹو میں سب سے بڑا ھے اس کے متعلق مدیرہ مصباح
کا انٹرویو بچوں کے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیں

تبرکاً اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

ماہنامہ مصباح

جلد ۲۳ نمبر ۵

احمدی مستورات کا علمی، مذہبی و ادبی رسالہ

زیرِ انتظام
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بابت ماہ
ظہور ۱۳۳۱ہش + اگست ۱۹۵۲ء

مدیرہ
امۃ اللہ خورشید

مندرجات

یومِ پاکستان، مدیرہ، ۲
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام "بحر و بر میں آگ" ۳
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ۴
مقتبسات، پیش کردہ حضرت اُمّ داؤد احمد صاحب، ۵
حضرت مقدسہ مطہرہ اماں جان رضی اللہ عنہا کی وفات پر، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، (عربی نظم)، ۷
حضرت اماں جان کی سیرۃ طیبہ، از قلم اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری، ۹
پیغامِ زندگانی، سلطان احمد صاحب حفیظ از ننکانہ صاحب۔ ۱۳
اطاعتِ امیر، امۃ النصیر شاہدہ صاحبہ ربوہ، ۱۵
مری کی سیر، امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ نصیر الدین احمد صاحب، ۱۷
عزائم، (نظم) محترمہ شمیم صاحبہ، ۲۱
انمول موتی، سہیلہ خاتون صاحبہ بھاگلپور، ۲۲
علی امین، ادارہ، ۲۳
بچوں کی خوراک اور لباس، امۃ الرشید شوکت صاحبہ، ۲۵
سیلون اور اسکے باشندے، مبارکہ نسرین صاحبہ، ۲۸
سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ نیروبی، از احمدہ بیگم ناصرہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نیروبی ۳۱
کشیدہ کاری، کے۔ زہرہ محلہ دار الصدر ربوہ، ۳۲
وصایا ۳۳

سالانہ چندہ: چھ روپے + قیمت فی پرچہ: آٹھ آنے

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ پاکستان

(مدیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج مسلمانانِ پاکستان کا خوشی کا دن ہے اسلئے کہ ان کو آج کے دن صدیوں کی غلامی سے نجات ملی - بدترین دشمن کے چنگل سے رہائی حاصل ہوئی اور انہیں ایک آزاد ملک میں آزادی سے سانس لینے کا موقع ملا اور ان کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ وہ اپنی تہذیب اور کلچر کے مطابق ترقی کر سکیں - مسلمانانِ پاکستان اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت پر جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے لیکن حقیقی شکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے قول اور عمل میں تطابق ہو - پاکستان کی تعریف میں جس قدر رطب اللسان ہوں اسی قدر اس کی تائید و تشہید میں فعال بھی ثابت ہوں - پاکستان ابھی اپنی ابتدائی عمر میں ہے - ابھی وہ اس بچے کی طرح ہے جس نے چلنا بھی نہیں سیکھا - ایسے حالات میں اسے ہمارے سہارا کی شدید ضرورت ہے اور ہم اسے اسوقت سہارا دے سکتے ہیں جبکہ ہم پورے اتحاد اور تندہی سے اسکی فلاح و بہبود کی طرف متوجہ ہو جائیں - افتراق و تفرقہ بندی سے کلیۃً اجتناب کریں کیونکہ یہ چیز ملاازم کے رسوخ کے لئے تو شاید ممد ہو سکے ایک مملکت کے استحکام کے لئے ضرب کاری ہے ہمیں افسوس ہے کہ پاکستان کو بنے ابھی پانچ سال بھی پورے نہیں ہوئے کہ ملاازم کی افسوسناک شرانگیزی کے باعث بدخواہانِ پاکستان نے مذہبی آڑ لے کر پاکستان کی شیرازہ بندی کو منتشر کرنا شروع کر دیا ہے - دشمنوں کے ہاتھوں میں ناچنے والے انتشار کے بھوکے اور جدی پشتی غدار ملاؤں نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنا کردار دکھانا شروع کر دیا ہے - ہم بروقت بہی خواہانِ پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس ملاازم کی جڑ کاٹنے کے لئے پوری طرح متحد ہو جائیں - اگر اب اسکی جڑ نہ کاٹی گئی تو یہ فتنہ ایسے خوفناک نتائج پیدا کر سکتا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گے - ان خوفی ملانوں نے نہ مسلمانوں اور پاکستان سے پہلے وفا کی ہے اور نہ اب کرینگے پس اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ استقلالِ پاکستان کے دن آپ کی خوشی حقیقی خوشی ثابت ہو تو ضروری ہے کہ آپ پورے اتحاد، تنظیم اور یقین محکم کے ساتھ اس کی تعمیر میں لگ جائیں اور ہر اس عنصر سے کھلی نفرت کا اظہار کریں جو اس کی تخریب میں کوشاں ہے -

یہ خوب یاد رکھئے کہ پاکستان بننے کے بعد اس قدر آپ نے اس کی تعمیر میں کوشش نہیں کی جس قدر اسکے دشمن نے اسکی تخریب میں کوشش کی ہے - وہ اپنی کوشش میں ایک لمحہ غافل نہیں ہوا لیکن افسوس ہے کہ آپ نہ صرف دشمن کی تخریب سے غافل ہو گئے بلکہ باہمی الجھنوں میں پڑ کر اس کی تعمیر سے بھی غافل ہوتے جارہے ہیں - پس کیا ذی شعور، باہم اور محبانِ پاکستان سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ محض پاکستان کیلئے ان تخریبی کارروائیوں کے خلاف متحدہ آواز بلند کریں گے ؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام!

(بحر و بر میں آگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگ رہی ہے جہاں بھر میں آگ
گھر میں ہے آگ رہ گذر میں آگ

بھائی بھائی کی جان کا بیری
لب پہ ہے صُلح اور جگر میں آگ

دشمنی کی چلی ہوئی ہے رَو
بات میٹھی ہے پر نظر میں آگ

کس پہ انسان اعتبار کرے
زور میں آگ ہے تو زر میں آگ

مٹی پانی کا ایک پُتلا تھا
بھر گئی کیسے؟ پھر بشر میں آگ

ابنِ آدمؑ کو لگ گیا کیا روگ
آگ ہے دل میں اور سر میں آگ

کیسے نکلی ہے نُور سے یہ نار
باپ میں نُور تھا پسر میں آگ

کھا رہی ہے جحیم دُنیا کو
شہر میں آگ ہے نگر میں آگ

ان کو جنّت سے واسطہ ہی کیا
ہو لگی جن کے بام و در میں آگ

بن نہ بدخواہ تُو کسی کا بھی
خیر میں ثلج ہے تو شر میں آگ

ابرِ رحمت خدا ہی برسائے
ہے بھڑک اُٹھی بحر و بر میں آگ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خاتم النبیین کے معنے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ختم نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنے یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا، یہ موٹے اور ظاہر معنے ہیں۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ کمالات نبوت کا دائرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا ہے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا۔ اور نبوت ختم ہوگئی۔ اسلئے الیوم اکملت لکم دینکم کا مصداق اسلام ہوگیا۔ غرض یہ نشانات نبوت ہیں ان کی کیفیت اور کنہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اصول صاف اور روشن ہیں اور وہ ثابت شدہ صداقتیں کہلاتی ہیں۔ ان باتوں میں پڑنا مومن کو ضروری نہیں، ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کوئی مخالف اعتراض کرے تو ہم اسکو روک سکتے ہیں۔ اگر وہ بند نہ ہو تو ہم اسکو کہہ سکتے ہیں کہ پہلے اپنے جزوی مسائل کا ثبوت دے۔ الغرض مہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے جس پر ایمان لانا ہر مسلمان کو ضروری ہے۔" (الحکم جلد ۳ صفحہ ۹ پرچہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء)

مصباح کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشادِ گرامی

"تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ ہر جگہ لجنہ قائم کرو۔ مصباح میں مضمون دو۔ تعلیم یافتہ مستورات یہ کام اپنی اپنی جگہوں پر فرداً فرداً کریں ...... اللہ تعالیٰ تم کو اس کام کی توفیق دے تاکہ تم بھی وہی انعامات حاصل کرسکو جو مومن کے لئے مقرر ہیں۔"

(از مصباح جنوری ۱۹۴۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقتبسات

پیش کردہ: حضرت اُم داؤد احمد صاحبہ

(تفسیر کبیر جلد اول جزو اول ص ۳۲۳)

"حقیقت یہ ہے کہ کارخانہ عالم ایک زنجیر کی طرح ہے اور اس کی پہلی کڑی ملائکہ ہیں اور جو زنجیر کی پہلی کڑی کو ہلاتے اسکا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اسکے ہلنے سے بعد کی کڑیاں بھی حرکت کریں۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ ملائکہ کو کوئی حکم دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عالم دنیاوی میں اس قسم کی تحریک شروع ہو جائے۔ جب ملائکہ کو آدم کی فرمانبرداری کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تو اس کا بھی یہی مطلب تھا۔ ملائکہ تو پہلے مخاطب تھے لیکن حکم سب دُنیا کے لئے تھا۔ پس جس نے اس حکم کا انکار کیا نافرمان ٹھہرا۔ چنانچہ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس کی نسبت فرماتا ہے کہ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ (اعراف ع۲) جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے کس امر نے روکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کے حکم میں سب کے لئے حکم شامل تھا اور ابلیس بھی اس کا ویسا ہی پابند تھا جیسا کہ اور مخلوق۔ پس ابلیس کی نافرمانی کا ذکر یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ ملائکہ میں سے تھا بلکہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے ملائکہ کی تحریک کا انکار کیا اور خدا تعالیٰ کے حکم کو جسے فرشتوں نے آگے چلایا قبول نہ کیا۔

اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ۔ اس جملہ میں ملائکہ کی تحریک کے انکار کے چار اسباب بیان فرماتے ہیں۔

(۱) اول اِبَاء۔ اِبَاء کے معنے جیسا کہ حل لغات میں بتلائے جا چکے ہیں ایسی چیز کے رد کرنے کے ہیں جسے انسان ناقص اور اپنے مناسب حال نہ سمجھتے ہوئے رد کر دے۔ پس اِبَاء کے معنے ہوئے کہ ابلیس نے اس تحریک کو اپنے مناسب حال نہ سمجھا اور ناقص خیال کیا اور اس وجہ سے نفرت کرتے ہوئے ٹھکرا دیا۔ سچائیوں کے انکار کا یہ ایک بہت بڑا سبب ہوتا ہے۔ لوگ سچائی کو اس نظر سے نہیں دیکھتے کہ ان سے دُنیا کو کیا فائدہ پہنچے گا بلکہ اس نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ ان کے قریب کے مصالح پر کیا اثر پڑتا ہے تو وہ اپنے انجام کو اور دُنیا کے فوائد کو بھلا دیتے ہیں اور سچائی کی مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں۔ (۲) دوسری وجہ استکبار کے ان معنوں سے بتائی ہے جو تکبر کرنے کے ہیں۔ ابلیس نے اس وجہ سے آدم کی فرمانبرداری سے انکار کیا کہ وہ اپنے آپکو بڑا سمجھتا تھا اور آدم کی اطاعت میں اپنی بڑائی کے کھو جانے کا خطرہ محسوس کرتا تھا۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ آتا ہے۔ کہ ابلیس نے آدم کی فرمانبرداری سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (اعراف ع۲ و ص ع۵) میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تُو نے اسے تو پانی ملی ہوئی مٹی سے بنایا ہے اور مجھے آگ سے بنایا ہے۔ یعنی یہ تو گیلی مٹی کی طرح غلامانہ فطرت رکھتا ہے جس سانچے میں چاہو اسے ڈھال لو۔ مگر میں تو آگ ہوں کسی کی بات مان نہیں سکتا۔ آزاد مزاج رکھتا ہوں۔ ایسے غلام مزاج والے کی فرمانبرداری کس طرح کر سکتا ہوں۔

صداقت کے انکار کی یہ دوسری وجہ بھی عام ہے۔ صداقت کے ساتھ جو انکسار اور فروتنی انسان کی طبیعت میں پیدا ہو جاتی ہے اسے صداقت کے دشمن حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ملک و ملت کے مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو قوم کا دشمن اور ملک کا غدار خیال کرتے ہیں کہ اپنی شورش پسند اور شریر طبیعت پر فخر کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس جارحانہ عادت سے وہ ملک اور قوم کو اعلیٰ مقام پر لے جائیں گے اور یہ خیال نہیں کرتے کہ حقیقی ترقی استقلال اور قربانی اور پابندی نظام سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ شورش اور فساد سے کہ وہ عارضی طور پر جاذب توجہ ہوتا ہے مستقل فوائد کا موجب نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استکبار کے لفظ سے اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے اصل روک یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی سرداری کھوئی جانے سے ڈرتے ہیں۔ قوم کا فائدہ اور دنیا کا نفع ان کے سامنے نہیں ہوتا۔

(۳) تیسری وجہ استکبار کے ان معنوں سے بتائی ہے جو بڑا سمجھنے کے ہیں جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے استکبار کے ایک معنے تکبر اور خود پسندی ہیں اور دوسرے کسی چیز کو بڑا سمجھنے کے ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ ان معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا (فرقان ع ۳) یعنی جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے انہوں نے محمد رسول اللہ صلعم کے دعاوی کو سن کر کہا کہ اگر فرشتے اترتے ہیں تو ہم پر کیوں نہیں اترتے اور اگر خدا تعالےٰ کو کوئی دیکھ سکتا ہے تو ہمیں خدا تعالیٰ کیوں نظر نہیں آتا۔ بات یہ ہے کہ یہ اپنے دلوں میں ان دونوں باتوں کو بہت بڑا اور ناممکن سمجھتے ہیں اور شرارتوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔

یہ تیسری وجہ بھی صداقتوں کے انکار میں بہت بڑا دخل رکھتی ہے۔ منہ سے تو مخالف یہ کہتے ہیں کہ انبیاء جھوٹ بول رہے ہیں اور قوم کے دشمن ہیں لیکن اپنے دلوں میں یہ خیال کرتے ہیں کہ قوم کو جس مقام تک پہنچانے کے وہ مدعی ہیں اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ گویا بظاہر مخالفت کی وجہ تو قوم سے غداری بیان کرتے ہیں اور بباطن انکے دعووں کو ناقابل حصول سمجھتے ہیں اور اسی مایوسی کی وجہ سے ان قربانیوں کیلئے جو انکے ساتھ ملکر کرنی پڑتی ہیں اپنے نفوس میں جرأت نہیں پاتے۔

(۴) چوتھی وجہ جو ابلیس کے انکار کا سبب ہوئی وہ بیان فرمائی ہے کہ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ابلیس پہلے سے منکروں میں شامل تھا یعنی صداقت کے انکار کی اسے عادت تھی۔ یہ وجہ بھی اکثر لوگوں کو صداقت کے قبول کرنے میں روک بنتی ہے وہ اچھے اخلاق نہ رکھنے کی وجہ سے اچھی باتوں کا انکار کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں اور کمزوری اور بزدلی اور اچھی باتوں کے ترک کرنیکی عادت کی وجہ سے جب صداقت ان پر کھل بھی جاتی ہے اسے قبول کرنیکی جرأت نہیں کرتے۔ ایسے ہزاروں لوگ ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں کہ صداقت تو ان پر کھل جاتی ہے لیکن جس طرح عنکبوت اپنے گرد خود ایک جالا تن کر اسمیں گرفتار ہو جاتا ہے وہ بھی سچائیوں کے انکار کا ایک ایسا جالا اپنے گرد تن چکے ہوتے ہیں کہ باوجود صداقت کا علم ہو جانیکے اسے قبول کرنیکی جرأت نہیں کرتے۔ ابلیس میں یہ چاروں عیب جمع تھے وہ آدم کی تعلیم کو اپنے مفاد کے خلاف سمجھتا تھا۔ وہ آدم سے اپنے آپکو دنیوی وجاہت میں بڑا سمجھتا تھا اور اسکی اطاعت اس پر گراں گزرتی تھی۔ وہ آدم کے مطمح نظر کو ناقابل حصول سمجھتا تھا اور اسکے دعاوی کو ایک ہوائی قلعہ خیال کرتا تھا۔ وہ اس کے بیان کردہ حقائق کا ایک حد تک قائل تھا لیکن جھوٹ سے ملوث زندگی بسر کرنیکی وجہ سے انکا قبول کرنا اسکے لئے ناممکن ہو گیا تھا کیونکہ اس کا دل اپنے سابق اعمال کے جال میں پھنس گیا تھا۔ آج بھی صداقت کے منکروں کی یہی حالت ہے۔ کاش لوگ ان چاروں عیبوں سے پاک ہو کر صداقتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ اسوقت بھی خدا تعالیٰ نے دنیا کیلئے ترقی کا ایک وسیع دروازہ کھولا ہے اور اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کئے ہیں مگر تھوڑے ہیں جو اس موت کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں جسکے بعد انہیں بھی اور اسلام کو بھی نئی زندگی ملیگی۔ وہ وقتی قربانیوں پر جان دیتے ہیں اور دائمی قربانی کے دینے سے کتراتے ہیں۔ کاش انکے دل کھل جائیں۔ کاش انکے دلوں کے زنگ دھل جائیں!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مقدسہ مطہرہ امّاں جان رضی کی وفات پر!

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

ایا یوم الرحیل و یوم حسرات — باحزان القلوب وسیل عبرات
رأینا فیک من حشر عظیم — کأنّ الله نزل من السموات
لأمّ المومنین بدا ارتحالٌ — وقدر الله حلّ بهول مافات
فعند النعیِ قد فزِعتْ قلوبٌ — وقد فجِئتْ نفوسٌ عند صدمات
وبعد مسیحنا یوم الرزیئة — لِرِحلتِها اشد من المصیبات
رَأَینا منظر الآفاق کاللیل — وفی ابصارنا الدنیا بظلمات
رضینا بالقضاء وما لقِینا — ولیس لنا نقول خلاف مرضات
لَوافقنا المقدّر اصطباراً — وانّ الصابرین لهم بشارات
لِعبدٍ مؤمنٍ صبرٌ و اجرٌ — لیرحمهم بالهدی من بعد صلوات
ونشکوا بثّنا حزناً بِدمع — الی الرحمان مولانا وزفرات
وان حیات دُنیانا کأسفارٍ — لأعوام وایّام وساعات
وذکر الخیر یبقی بعد موتٍ — وذکر الخیر کالمحیا لِلأموات
لِمَنْ مِن باقیاتٍ صالحاتٍ — هو الحیّ الذی یبقی وماما ت
وأمّ المؤمنین حیات قومٍ — وخیر الامهاتِ کأصل خیرات
وتعلم شان أمّ المؤمنینا — لها مجدٌ وعند الله درجات
وان الله قد اثنی علیها — واکرمها بانواع الکرامات
وسمّاها خدیجة بوحیٍ — ونعمة لِمُرسَلِہ کبرکات
جری الله فی حلل النبیین — لها زوج واسنی بالرسالات
مسیح الخلق مهدیٌّ وهادی — نبیُّ الله حقّاً بالکمالات
رسول الله احمد ذو المکارم — وموعود المهیمن بالبشارات
هو الموعود ذو قدرٍ فسیح — هو المحمود ذو مجد بآیات
لهٗ ذکر التزوّج فی حدیث — ویعلم من لهٗ علم بمشکوٰت
بشارة زوجه فیها باولاد — فکلّ قد تحقق بالعلامات
لها من ربّها شان عظیم — لها قبل التولّد من بشارات
کذلک جاء فی التنزیل ذکر — ولکن بالاشارة والکنایات
ومن جرثومة الساداتِ نسلاً — وآل محمّد فخر لسادات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وبنت المصطفیٰ من نسل زهراء — وكانت للمسيح كخير زوجات
مقدسة مطهّرة تقيّة — وبالنفس الزكية اطهر الذات
وكرّمها المهيمن اصطفاءً — لمرسله كآياتٍ ببركات
لها من حسن اخلاق بشانٍ — ومن اسنى المكارم بالمباهات
وللغرباء كانت مثل امٍّ — وللفقراء مسعفة بحاجات
ومونسة اليتامى والمساكين — ومشفقة عليهم بالمواسات
لقين على النوائب والنوازل — تواسى اهلها عند المهمات
تحبّ الله من حبٍّ شديدٍ — وتفدى وجهه حُبًّا بجذبات
وتذكره بتسبيحٍ وحمدٍ — وكان يشغفها فى كلّ اوقات
لها شغل لذيذ فى دعاءٍ — لها خير المشاغل فى العبادات
ليمضى وقتها فى الدين نصحًا — لها الطاعات او شغل المناجات
لكانت اوّل الانصار عونًا — ونصرتها بدت عند المهمات
لها فى الدين سعيٌ بعد سعيٍ — لها فى الله جهدٌ عند خدمات
مجاهدةٌ وعابدةٌ بشانٍ — وصابرةٌ بصبرٍ كلّ حالات
بوقت الابتداء زمان بؤس — اذا الاقوام قامت بالمعادات
ارت صبرا بسمح كلّ سبٍّ — وتدعوا للعدو دعاء خيرات
بدعوتها ونصرتها العظيمه — لقد وجدت من الله المرادات
واعطاها العطاء ربٌّ كريم — واغناها المهيمن بالعنايات
بشارات لها قبل التولّد — وبعد مماتها تبشير جنّات
لها الاولاد فى الدّنيا ونسل — لها البشرى فكانوا مثل آيات
وندعوا الله يعطى ما تشاء — وفى الجنات يرفعها بدرجات
ويحفظ آلها من آل احمد — وينصرهم بنصرته وبركات

مدیرہ کی ڈاک

(۱) مکرمی جناب سلطان احمد صاحب حفیظ نوانزواہری سے تحریر فرماتے ہیں:۔ "رسالہ ماشاء اللہ اپنی ادبی و دینی اور علمی تعلیم کی بنا پر اردو کے نہایت موقر جرائد میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ اگر بہنیں شوق سے حصہ لیں تو میں بڑے فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ "مصباح" پاکستان کے سب رسالوں سے معیاری ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رسالہ کو مالی مشکلات سے نجات دے تاکہ رسالہ کامیابی کی منزلیں بے پرواز کر سکے۔ آمین ثم آمین"

(۲) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کراچی سے تحریر فرماتی ہیں:۔ "اس دفعہ کے مصباح میں "معصومیت" کے عنوان کے ماتحت بچوں کے لطائف وغیرہ شائع کئے گئے ہیں یہ بہت خوب اور اچھی بات ہے! امید ہے کہ سب قارئین مصباح بھی اسے پسند کر کے بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔"

حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرۃ طیبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از قلم اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری - لاہور)

غالباً ۱۹۱۶ء کی بات ہے کہ میں حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتی اور اس وقت مجھے اس خدمت کا فخر حاصل ہوا۔ امّاں جان ان دنوں مالیر کوٹلہ جانے کا ارادہ فرما رہی تھیں۔ فرمانے لگیں کہ میں مالیر کوٹلہ جا رہی ہوں اور تم حفیظہ کے پاس رہو (یعنی چھوٹی بیگم صاحبہ) اور بیگم صاحبہ کو فرمانے لگیں کہ ان کو اپنی بہن سمجھنا۔ کھانے وغیرہ کا خیال رکھنا۔ چھوٹی بچی کے دودھ کا خاص خیال رکھنا۔ اس وقت مبارکہ مرحومہ میری گود میں تھی۔

جب حضرت امّاں جان تشریف لے جانے لگیں تو میں نے عرض کی کہ اگر آپ کے جانے کے بعد مولوی صاحب آ گئے تو پھر۔ فرمانے لگیں کہ مولوی صاحب کو لکھ دو ابھی نہ آئیں۔ اگر مولوی صاحب لینے آ گئے تو انکو کہدینا کہ مجھے امّاں جان چھوڑ گئی ہیں۔ اس وقت مولوی صاحب امرتسر میں رہتے تھے۔

اتفاق کی بات ہے کہ حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا اور مولوی صاحب کی بٹالہ میں ملاقات ہو گئی۔ مولوی صاحب نے سلام کیا تو فرمانے لگیں۔ کہاں جا رہے ہو؟ جواب دیا قادیان جا رہا ہوں۔ فرمانے لگیں قادیان جاؤ مگر بیوی کو ابھی نہ لانا کیونکہ میں اس کو حفیظ کے پاس چھوڑ آئی ہوں۔ جب واپس آؤں گی تو بھیج دوں گی۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ امّاں جان میں یہاں سے ہی واپس چلا جاتا ہوں۔ فرمانے لگیں۔ نہیں آپ جائیں بیشک۔ چنانچہ مولوی صاحب قادیان آئے اور حضرت امّاں جان کی ملاقات کا واقعہ بتایا اور ایک رات رہکر واپس امرتسر تشریف لے گئے۔

حضرت امّاں جان جب مالیر کوٹلہ سے واپس تشریف لائیں تو فرمانے لگیں کہ لکھ اپنے میاں کو خط کہ امّاں جان واپس تشریف لے آئی ہیں۔ جب میں امرتسر جانے لگی تو آپ رضی اللہ عنہا کمال مہربانی اور ذرہ نوازی سے روٹی پکانے لگیں اور فرمایا "آ لڑکی میں روٹی پکاتی ہوں اور تو میرے پاس بیٹھ کے کھا"۔ یہ بات میرے کان میں بار بار گونج رہی ہے کہ "آ لڑکی تو میرے پاس بیٹھ کے کھا"۔ کیسی محبت بھری اور پیاری پیاری باتیں تھیں۔

اس وقت میں حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کے پاس کافی عرصہ رہی اور آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت کا موقع ملا اور آپ رضی اللہ عنہا کی صحبت میں رہ کر پیاری اور قیمتی باتیں سننے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ چکی کے آٹے کی ضرورت پڑی۔ شائد حضرت امّاں جان کیلئے یا حضور انور کے لئے (یہ مجھے یاد نہیں رہا) تو میں چکی میں آٹا پیسنے کے لئے نیچے چلی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا میرے پیچھے ہی تشریف لے آئیں اور میرے ساتھ بیٹھ گئیں۔ میں اپنے دھیان آٹا پیس رہی تھی۔ میں نے جو دیکھا امّاں جان ہیں میں نے چکی کو روک لیا اور کہا۔ نہیں امّاں جان میں خود ہی آٹا پیس لیتی ہوں۔ ہنس کر فرمانے لگیں کہ کیوں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا چکی بھی پیسا کرتی تھیں اور گھر کا سب کام کیا کرتی تھیں۔ میرے اصرار پر چند منٹ بعد اُٹھ تو بیٹھیں مگر یہ فرماتے ہوئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنا سُنّت رسول ہے۔

حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا چرخہ بھی کاتا کرتی تھیں۔ ایک دن حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا چرخہ کاتتے کاتتے اُٹھ کر ادھر ادھر ہوئیں تو میں بیٹھ کر چرخہ کاتنے لگی۔ جب آپ تشریف لائیں

تو مَیں کافی پُونیاں کات چکی تھی۔ دیکھ کر فرمانے لگیں "بچی تجھے تو بڑا اچھا سُوت کاتنا آتا ہے۔" مَیں نے عرض کی کہ امّاں جان مَیں اپنی والدہ کے ہاں بہت سُوت کاتا کرتی تھی۔ فرمانے لگیں۔ ماں کے گھر کاتا کرتی تھی تو اب میاں کے گھر بھی کاتا کر کر ساری عمر تیری ماں ہی تجھے بستر بنا کر دیا کریگی۔ مَیں نے عرض کی۔ اچھا امّاں جان۔ چنانچہ اس کے بعد مَیں نے خود سُوت کات کر کئی بستر بنائے۔ آپؓ اپنے ہاتھ سے سب کام کیا کرتی تھیں۔ کپڑے دھونے، برتن مانجھنے اور باورچی خانہ کا کام باوجود اس کے کہ آپؓ کے آگے پیچھے خادمائیں ہوتی تھیں مگر پھر بھی آپؓ اپنے ہاتھ سے کام کرنا فخر سمجھتی تھیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی آپؓ کے اُسوۂ حسنہ پر حقیقی رنگ میں چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ مَیں بیمار ہو گئی۔ میرے مُنہ پر دانے سے نکلنے شروع ہو گئے اور بڑھتے بڑھتے سارا مُنہ بھر گیا۔ دوائی وغیرہ لگواتی رہی مگر آرام نہ آیا۔ فرمانے لگیں۔ کوئی زہر معلوم ہوتا ہے۔ فوراً کسی کو کہا کہ جہاں سے ملیں جونکیں لاؤ۔ چنانچہ جونکوں والی آگئی۔ حضرت امّاں جانؓ مجھے ساتھ لیکر نیچے تشریف لائیں اور میرا تو دیکھتے ہی رنگ فق ہو گیا اور مَیں نے کہا ہائے امّاں جان۔ فرمانے لگیں ہائے وائے کچھ نہیں، اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور تسلی دی۔ اور اس کو کہا کہ اس کے دونوں طرف جونکیں لگا دو۔ چنانچہ اس نے میرے کانوں کے نیچے دونوں طرف جونکیں لگا دیں۔ اس کے چند دن بعد مَیں بالکل ٹھیک ہو گئی۔ فرمانے لگیں۔ دیکھو اب تندرست ہو گئی ہو تو اچھا ہوا۔ لگی تھی اس وقت ہائے امّاں جان، ہائے امّاں جان کرنے۔ علاج میں کبھی سستی نہیں کرنی چاہیئے۔

ہائے ہماری پیاری امّاں جانؓ! اب ہم آپؓ کو کہاں سے ڈھونڈیں۔ اب آپ کی محبت بھری اور سبق آموز باتیں یاد آتی ہیں تو دل بیٹھنے لگتا ہے۔ کیا کریں اپنے بس کی بات نہیں۔ دل قابو سے باہر ہے۔

آہ پیاری امّاں جانؓ۔ وہ وقت بھی یاد آتا ہے جب آپ صبح کی نماز کے بعد ہمیں سیر کو لیجاتی تھیں۔ (نواب پنڈ کی طرف اکثر تشریف لے جاتیں) اور فرماتیں "لڑکیو! بُرقعے اُتار کر رکھ دو اور کھیل کُود لو۔ یہاں کوئی مرد وا نہیں۔" (چھوٹی بیگم صاحبہ بھی ہمارے ساتھ ہوتی تھیں)۔ چنانچہ ہم کھیلنے لگ جاتیں اور آپؓ بھی تشریف رکھتیں یا ٹہلتی رہتیں۔ جب ہم کھیل سے سیر ہو جاتیں۔ تو فرماتیں کہ چلو لڑکیو اب برقعے پہن لو۔ ہم برقعے پہن کر ساتھ ہو لیتیں۔ آپ ہائی سکول کی چھت پر تشریف لے جاتیں اور فرماتیں، اب مَیں یہاں نفل نماز پڑھ لوں تم اور کھیل لو۔ چنانچہ ہم آپؓ کے نماز پڑھنے تک کچھ خاموشی سے کھیل لیتیں۔ کیونکہ آپؓ کے رُعب کے باعث کہ نماز میں شور نہ ہو ہم خاموش رہتیں۔ حالانکہ آپؓ نے ہمیں کبھی کچھ نہیں کہا۔ ہمیشہ یہی کہتیں "آزادی سے کھیل لو۔"

سنہ ۱۹۱۸ء کے اخیر یا سنہ ۱۹۱۹ء کے شروع میں ہم نے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ دارالمسیحؑ کے پاس ہی حضرت امّاں جی کے مکان میں ہم رہتے تھے۔ میری اس وقت دو لڑکیاں تھیں۔ مبارکہ مرحومہ کوئی تین چار سال کی تھی اور چھوٹی امۃ الحفیظ سال بھر کی۔ مَیں حضرت امّاں جان کی خدمت بابرکت میں اکثر حاضر ہوتی رہتی تھی۔ اور دستور میرا تین چار نمازیں باجماعت حضور اقدس کے پیچھے پڑھتی کئی دفعہ فرماتیں، لڑکی کس کے پاس چھوڑ آتی ہو؟ مَیں عرض کرتی۔ امّاں جان مبارکہ کے پاس چھوڑ آتی ہوں۔ فرماتیں۔ "تیری دھی بڑی سیانی اے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے لڑکے عزیزان محمد اسمٰعیل و محمد اسحاق سنہ ۱۹۲۱ء کی پیدائش ہیں - آپؓ نے جب سنا اسی وقت تشریف لائیں اور دونوں کو گودی میں لے کر دعا فرمائی - عزیزی محمد اسحاق کے بارے میں تاکید فرمائی کہ یہ بہت کمزور ہے اس کی اچھی طرح حفاظت کرنا - گاہے گاہے دیکھنے کے لئے تشریف لاتیں اور ان کی حفاظت کی تاکید فرماتی رہتیں - حضرت اماں جیؓ کے مکان میں ہم چار سال رہے - اسی اثناء میں غالباً مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا مکان بن چکا تھا - حضرت اماں جان نے یہ معلوم کر کے کہ مولوی راجیکی صاحب کا مکان بن چکا ہے - مجھے فرمایا - ارے مولوی بقاپوری کا مکان ابھی تک کیوں نہیں بنا - مَیں نے عرض کی، اماں جان دعا فرمائیں آپ کی دعا سے ہی مکان بنے گا - خدا تعالےٰ کی قدرت چند ماہ بعد ہمارا مکان بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بن گیا - آپ سن کر بہت خوش ہوئیں اور تشریف لائیں اور دو نفل پڑھے اور دعا فرمائی - آپؓ مکان کا نقشہ اور طرز دیکھ کر بہت خوش ہوئیں -

آپ ہمیشہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کی یا نواب صاحب کی کوٹھی آتے جاتے میرے غریب خانہ میں تشریف لاتیں اور دروازے سے ہی آواز دیتیں "بی تو کدھر ہے؟" مَیں دوڑ کر آتی کبھی تشریف رکھتیں کبھی ایسے ہی پھر کر نکل آتیں - ایک دن آپؓ سیر کے لئے شہر جا رہی تھیں راستہ میں مولوی صاحب ملے تو فرمانے لگیں - مولوی صاحب مجھے آپ کا گھر نہیں ملا مَیں بھول گئی ہوں - مولوی صاحب نے کہا، اماں جان! آئیں پھر واپس گھر چلیں - فرمایا چلو - سچ مچ اماں جانؓ ریتی چھلہ کے قریب پہنچی ہوئی واپس غریب خانہ میں تشریف لائیں سبحان اللّٰہ ایسی محبت کرنے والی ماں اب ہم غریبوں کو کہاں سے ملے گی - جو دوسروں کی خوشنودی کے لئے اپنی تکلیف کی پرواہ نہ کرے -

آپؓ کو میری اولاد سے بڑی محبت تھی - میرے سب بچوں کی پیدائش پر تشریف لاتی رہیں - ان کو گود میں لیکر دعائیں کرتیں -

ایک دن مبارک احمد جو میرا سب سے چھوٹا لڑکا ہے کہنے لگا - اماں جی آج اماں جان کے پاس چلو - مَیں اس کو اماں جانؓ کے حضور لے گئی - مبارک احمد سلام کر کے چپ چاپ اماں جانؓ کی طرف دیکھے جا رہا تھا - اماں جانؓ نے سر پر ہاتھ پھیرا، پیار کیا، پاس بٹھایا اور باتیں کرتی رہیں - مَیں نے عرض کی - اماں جان گھر سے تو جلدی جلدی لے کر چلا تھا کہ مجھے اماں جان کے پاس لے چلو اب یہاں آ کر بولتا بھی نہیں - فرمانے لگیں - اس نے کہا ہو گا کہ اماں جانؓ سرخ سرخ کپڑے پہن کر دلہن بنی بیٹھی ہوں گی، یہاں آ کر دیکھا تو ایک مائی بڑھیا سی چارپائی پر لیٹی ہے -

مولوی صاحب سے آپؓ کو خاص محبت تھی - اور آپؓ مولوی صاحب کا خاص خیال فرماتی تھیں - جب مولوی صاحب ریٹائرڈ ہوئے تو آپؓ کو بھی پتہ لگا مَیں آپؓ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئی تو مجھ سے سب حال دریافت فرمایا - اور اس بات کا بڑا خیال تھا کہ ابھی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور زیر تعلیم ہیں - مَیں ابھی حضور اماں جانؓ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب تشریف لائے تو فرمانے لگیں "کیوں میاں! مولوی بقاپوری بہت بوڑھے ہو گئے ہیں جو ان کو انجمن نے ریٹائر کر دیا" یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اس وقت حضرت میاں صاحب نے کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ بہرحال اِس بات کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا۔ جب میرے بڑے لڑکے ملازم ہوئے تو آپؓ بہت خوش ہوئیں۔

مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ آپؓ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج خدا تعالیٰ کا فضل ہے ورنہ ہم کیا چیز تھے۔ حضرت امّاں جان کے تو ہزار ہزار ہم پر احسانات ہیں ہم کیا کیا لکھیں۔

اب مَیں ایک خواب لکھ کر ختم کرتی ہوں۔

سنہ ۱۹۳۰ء کی بات ہے۔ اس وقت مَیں بخار ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہو گئی۔ بیماری کے ابتدائی ایام میں مَیں نے خواب دیکھا کہ مَیں اپنے مکان کی چھت پر سیڑھیوں کے راستے گئی ہوں۔ لیکن جب مَیں نیچے اُترنے لگی ہوں تو وہ سیڑھیاں غائب ہیں۔ اب میں سخت گھبراتی ہوں کہ کس راستہ سے اُتروں۔ سیڑھیاں تو غائب ہیں۔ اب مَیں مکان کے مشرق کی طرف ہوتی ہوں۔ اُدھر بھی ہمارا ایک مکان ہے۔ مَیں نے جو نیچے جھانکا ہے تو کیا دیکھتی ہوں کہ صحن میں چارپائی بچھی ہے اور اس پر حضرت امّاں جانؓ تشریف فرما ہیں۔ نیچے میرے سایہ کو محسوس کر کے حضرت امّاں جانؓ نے اوپر دیکھا اور فرمایا "تُو کہاں" مَیں نے اپنا حال بتایا تو امّاں جانؓ نے اپنا دوپٹہ پھیلا دیا اور فرمایا۔ "تو میری جھولی میں چھلانگ لگا دے" مَیں ڈری کہ اگر مَیں نے چھلانگ لگائی تو امّاں جانؓ کو چوٹ نہ لگے۔ اب مَیں خاموش بیٹھی ہوں۔ حضرت امّاں جانؓ پھر فرمانے لگیں کہ "مَیں تجھے کہتی ہوں کہ میری گود میں آجا" مَیں نے پھر بھی کچھ تردد کیا۔ آپؓ نے تیسری بار فرمایا کہ "مَیں تجھے کہہ رہی ہوں میری گود میں آجا۔ مجھے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اور تو میری جھولی میں پھول کی طرح آجائے گی" اب مَیں چھلانگ لگا کر امّاں جانؓ کی جھولی میں ہوں۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب مَیں نے مولوی صاحب کو بھی سنائی۔ اور جب حضرت امّاں جانؓ بیمار پُرسی کے لئے تشریف لائیں تو آپؓ کو بھی خواب سنائی۔ فرمایا کہ "بیماری تو تمہیں بہت آئے گی لیکن آخرکار تم صحت یاب ہو جاؤ گی۔"

سو ایسا ہی ہوا۔ میری بیماری بہت خطرناک ہو گئی۔ ڈاکٹر جواب دے گئے تھے۔ لیکن مَیں سمجھتی ہوں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شاملِ حال تھی۔ چونکہ حضرت امّاں جانؓ کا نام مبارک نصرت جہان بیگم تھا اور آپؓ نے مجھے اپنی گود میں لیا تھا اور فرمایا تھا کہ تُو میری گود میں پھول کی طرح آجائے گی۔ سو مَیں یقین رکھتی ہوں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ آپؓ کی گود میں آنے کی وجہ سے آج تک زندہ ہوں۔

اے اللہ! تُو ہماری ایسی خوبیوں والی ماں پر ہزار اور دس ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کیلئے

ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔اے ہو۔ بی۔اے کے ٹریننگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائیگا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائیگا۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

والسلام۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامِ زندگانی

از سلطان احمد حفیظ صاحب منگانہ صاحب

{ اُن کے لئے جو اپنے خالق کا حکم "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ" بھول اپنی زندگی کا سُنہری موقع عیش و عشرت میں کھو دیتے ہیں خواہ وہ ابن آدم ہوں یا دختر حوا معذرت کے ساتھ + }

"کھاؤ پیو اور عیش کرو" اِس سے بڑھ کر لغو اور فحش انسانی زندگی کی تفسیر کیا ہو سکتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ تخلیقِ انسانی کے اعلیٰ و بلند مقصد کی سراسر توہین و تذلیل ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ فرما کر پیدائشِ انسانی کے پاک و بلند مدعا کی وضاحت کر دی ہے۔

جس نے صرف کھانا پینا ہی اپنا مقصد سمجھ لیا اُسے انسان سمجھنا تو درکنار حیوان کہنا بھی حیوان کی بے عزتی کے مترادف ہوگا۔ ایک حیوان اولادِ آدم کو دُودھ پلاتا ہے، اپنا گوشت، چمڑا، ہڈیاں تک بھی حضرتِ انسان پر نچھاور کر اس کی بہترین خدمت سرانجام دیتے ہوئے اِس دارِ فانی سے کُوچ کر جاتا ہے۔ مگر یہ اشرف المخلوقات کا دعویدار اپنی زندگی کی وہ قیمتی گھڑیاں عیش و آرام ہی میں بسر کر، اپنی زندگی کے اعلیٰ مقصد کو اسکی پاکیزگی کی لا محدود بلندیوں سے گرا کر اسکی مٹی پلید کرتے ہوئے رخصت ہو جاتا ہے جن کے لئے کبھی نادان روزِ محشر اپنی نادانی پر کفِ افسوس ملتے چلا چلا کر کہیں گے کہ اے پروردگارِ عالم! ہمیں ایک بار پھر دُنیا میں بھیج تاکہ ہم اچھے عمل کر سکیں۔"

مبارک ہے وہ انسان جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھکر خدمتِ دین میں ہی ختم ہو جائے، مبارک ہے وہ جو اپنے خالق کی حمد و ثنا کے ترانے گاتا ہوا رُک جائے، مبارک ہے وہ زندگی جو خدمتِ خلق میں صرف ہو اور خوش قسمت ہے وہ دماغ جو قدرت کی ہر تخلیق اور نظام کی تحقیق میں ماؤف ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہم نے انسان کو صرف عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اے ابن آدم! کتنا نادان ہے تُو جو اپنے جیسے خاکی انسان کے احسان پر اس کی قصیدہ خوانی کرتا ہے، اسکی تعریفوں کے پُل باندھ دیتا ہے مگر اے ناسمجھ! تو اپنے اس خالق و مختار خدا کے حضور چند "اُلٹے سیدھے" کلمات ادا کر کے اسکی ذات پر احسانِ عظیم خیال کرتا ہے، جس نے خاک میں رُوح پھونک کر تجھے انسان بنایا، اشرف المخلوق کے لقب سے نوازا اور اپنی دیگر مخلوق کو تیرے تابع و مطیع کر دیا۔ پھر تجھے اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں بھی عطا کیں۔ اے نادان! جس طرح بھوکا چپاتی کھا کر چپاتی پر نہیں خود اپنی ذات پر رحم کرتا ہے اسی طرح تیری یہ عبادت خود تیرے نفس پر احسان ہے۔ جیسے تُو خوراک کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح عبادت کے بغیر تیری رُوح بھی زندہ نہ رہ سکیگی۔ رُوحانی موت ذلیل و ناپاک موت ہے۔!

انسانیت کا علمبردار بن۔ مگر سُن! انسانیت لباس، صورت اور امیری میں نہیں بلکہ اچھے اخلاق، اچھی سیرت اور فقیری میں ہے۔ انسانیت جھوٹ، حسد اور بغض میں نہیں بلکہ سچائی، رشک اور خلوص میں ہے۔ انسانیت نفاق میں نہیں بلکہ اتحاد و اخوت میں ہے۔

اِس زمانہ میں اپنی منزل کی طرف پھونک پھونک کر قدم بڑھا کیونکہ دو ندے صرف انسانیت کا چولہ پہن انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن بیٹھے ہیں۔ جو عیار و روحانی لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں ان کی پہچان کر۔ اُن سے یہ لباس چھین لے تا وہ اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوں اور انسان اُنکے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

یہ مغربی تہذیب! اس سے بچ۔ خدارا اس سے متاثر نہ ہو۔ دشمنانِ اسلام کا یہ وہ ناپاک حربہ ہے جو دق کے جراثیم سے کہیں زیادہ مہلک، مار سے خطرناک اور نار کا سیدھا راستہ ہے۔ یہ تیرے اخلاق کو تباہ کر دیگا۔ مگر اسکا افیون سے بھی زیادہ پُر لعنت نشہ تجھے بے خبر رکھیگا۔ یاد رکھ قوموں کی موت سے نہیں بلکہ انکی اخلاقی موت میں ہے۔ تیری زندگی، تیری بود و باش اور تیری نجات اُسی تہذیب میں ہے جو خدا اور خدا کے رسول نے پیش کی۔ جبتک اس تہذیب کو نہیں اپناتا تیری زندگی موت سے بھی بدتر ہے۔ تیرے گھر میں نور ہے مگر تو ظلمات میں پناہ ڈھونڈ رہا ہے۔ تو بے بہا کا مالک ہوتے ہوئے بھی ہیروں کی تلاش مٹی میں کر رہا ہے۔ نادان کہاں تیرے خود ساختہ قوانین اور کہاں تیرے خالق کے، جو کہ اپنی مخلوقات کی فطرت سے واقف ہے۔ سورج کے سامنے دیا جلانے کا مصداق ہے۔

اچھا اخلاق تیرا بہترین اور کارآمد ہتھیار ہے جسکے سامنے تلوار و تیر سب ہیچ ہیں۔ اخلاقی پاکیزگی سے تو ہر مخالف کو شکست دے سکتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جہاں تیر و تفنگ ناکام ہوئے وہاں اخلاق کی اچھائی نے فتح و کامرانی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ اخلاق نہیں تو ایمان نہیں۔ اخلاق ہے تو ایمان ہے اور جب ایمان کی سی بے بہا دولت ہے تو پھر تو دنیا اور آخرت کا امیر ترین اور خوش قسمت انسان ہے۔ مگر خبردار "ضمیر فروش" نہ بن۔ تیرا ضمیر ہی ایک ایسی دولت ہے جسکے سامنے ہیرے جواہرات سب ہیچ ہیں۔ ضمیر فروش اُس مردہ لاش کی طرح ہے جو سڑ رہی ہو۔ اور انسان تو کیا حیوان بھی اسکے تعفن سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

ضمیر فروش اس نا سمجھ انسان کی طرح ہے جو کہ ظلمات میں بھٹکتا ہو اور قدرت اسکی راہ ہدایت کیلئے ایک شمع عنایت کرے۔ مگر وہ بدبخت نور جواہر کے عوض وہ نایاب شمع دوسرے کے ہاتھ فروخت کر کے خود ظلمات میں ہی بھٹکتا رہے۔

اپنے قادر و مختار خدا سے مدد کا خواہاں ہے تو صابر بن۔ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" پکارتا ہوا نماز کے زینہ پر چڑھ کر بارگاہِ ایزدی میں درخواست پیش کر دے۔ اپنے خالق و مختار خدا کو ہر وقت، ہر گھڑی حافظ و ناصر پائیگا۔ انشاء اللہ۔

اگر کسی وزیر یا بادشاہ (جو کہ تیری طرح ایک انسان ہے) کی قلمی تحریر مل جاتی ہے تو تو اس پر فخر کرتا ہے۔ اُسکو چوکھٹوں کی زینت کرتا ہے۔ اُسے بار بار پڑھتا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس تیرے خالق و مختار خدا کا کلام تیرے گھر میں موجود صرف ریشمی جزدانوں میں لپٹا پڑا ہے۔ نادان! اسکو پڑھ، اس کا پڑھنا ہی تیری بخشش کا وسیلہ ہو سکتا ہے اور اسی میں تیری نجات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میرا خالق فرماتا ہے "جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے ہم جانتے ہیں۔" اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔" ان دونوں فرمانوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لے اور سُن! مانا کہ تو اپنے بھائی کو دھوکا دے سکتا ہے مانا کہ تو اپنے مکر و فریب سے لوگوں کو بیوقوف بنا سکتا ہے مگر قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تو خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ اور جب تو خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا تو خدارا اس ریاکاری کو چھوڑ دے۔ خدا سے ڈر، اُسی کے ہاتھ میں جزا سزا ہے۔ اور پھر ؎

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

زندگی کا کیا بھروسہ! فرشتۂ اجل نے جب چاہا زندگی کا تار توڑا اور موت کی آغوش میں دھکیل دیا۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کا نام تیری پیدائش کے وقت باعث تسکین بنا تھا وہی پاک نام تیری زندگی اور موت کی کشمکش میں باعث راحت بنے گا۔

اے انسان! تو روتا پیدا ہوا اور دنیا مسکرا رہی تھی۔ زندگی

اطاعت امیر

امۃ المنیر شاہدہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبح کا سہانا وقت تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے خوشگوار جھونکے دلوں میں تروتازگی پیدا کر رہے تھے لیکن بصرہ کے شاہی محل کے ایک کمرہ میں حجاج بن یوسف بیتابی کے ساتھ ٹہل رہے تھے اور بعض اوقات پریشانی کی حالت میں اُن نقشوں کو گھور کر دیکھنے لگتے جو فرش پر بکھرے پڑے تھے۔ آپ ابھی تک اسی حالت میں مستغرق تھے کہ پہریدار اندر داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ سے ایک شخص ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ افریقہ سے آرہا ہے۔

حجاج بن یوسف نے جلدی سے کہا۔ "اُسے فوراً اندر لے آؤ میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں۔"

نوکر واپس گیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ساتھ ایک سولہ سالہ خوبصورت نوجوان کو لئے اندر داخل ہوا۔ حجاج نے اُسے دیکھتے ہی حیرانی سے کہا۔ "کیا عکرمہ خود نہیں آیا؟ تم کون ہو؟ تمہیں کیوں بھیجا گیا؟"

نوجوان نے سنجیدگی سے جواب دیا "عکرمہ خود محاذ پر بےحد مشغول تھے میں اُنکا سپہ سالار ہوں اور مجھے یہ رقعہ دیکر آپکی خدمت میں بھیجا گیا ہے"۔ حجاج اس کمسن سپہ سالار کو دیکھتے دیکھتے رقعہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔ پھر اس نوجوان سے چند ایک سوالات کئے جن کا جواب نوجوان نے نہایت تسلی بخش دیا اور حجاج اسکی کم سنی کے باوجود اُسکی لیاقت کے قائل ہو گئے۔

یکدم دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر داخل ہوا۔ چند ایک سوالوں کے جواب کے بعد اس نے بتایا کہ وہ سندھ سے آرہا ہے۔ ہمارا جو جہاز عرب بیواؤں اور یتیموں کا آرہا تھا وہ بیچ ہی میں لوٹ لیا گیا ہے اور تمام کو قیدی بنا کر بند رکھا جا رہا ہے آپ کو وہ عرب بیوائیں مدد کے لئے پکار رہی ہیں۔ اسکے ثبوت میں ایک مظلوم لڑکی کا اسکے اپنے بہتے ہوئے خون سے لکھا ہوا یہ رقعہ پیش کرتا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے زبیر نے ایک رومال جو اُس نے اپنی کلائی پر باندھا ہوا تھا کھول کر حجاج کے ہاتھ میں دیدیا۔ حجاج نے پڑھ کر رقعہ پاس بیٹھے ہوئے نوجوان کو دیدیا

رقعہ پڑھ چکنے کے بعد نوجوان نے واپس دیدیا اور کافی دیر کی بحث کے بعد حجاج نے سندھ میں راجہ داہر کے خلاف اعلانِ جہاد کرتے ہوئے اُس نوجوان کو جس کا نام محمد بن قاسم تھا اجازت کے لئے حضرت ولید کی خدمت میں زبیر کے ساتھ بھیج دیا۔ جہاں سے انکو کافی جدوجہد کے بعد مجاہدین کی ایک فوج اور سامانِ حرب ملا اور اس لشکر کی قیادت سولہ سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم کے سپرد ہوئی۔ اور محمد بن قاسم نے اپنی خداداد لیاقت اور جوشِ جہاد کے جذبہ سے سرشار ہو کر وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو آج تک تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جاتے ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد سندھ کی حکومت کا تختہ اُلٹ چکا تھا اور تمام سندھ اسلام کے اعلیٰ اوصاف اور مسلمانوں کے بلند اخلاق کا گرویدہ ہو چکا تھا۔

محمد بن قاسم اپنی فتوحات صرف سندھ تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہتا تھا بلکہ تمام ہندوستان کو ظلم و استبداد کے پنجہ سے چھڑا کر امن و امان کی زندگی سے روشناس کرانا چاہتا تھا۔ اُن کا لشکر اپنے پڑاؤ سے کوچ کرنے والا تھا کہ دور سے گرد و غبار اُٹھتا نظر آیا۔ محمد بن قاسم نے آنیوالوں کا انتظار کرنا شروع کیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد گھوڑوں پر سوار تقریباً بیس کے قریب آدمی محمد بن قاسم کے سامنے کھڑے تھے۔ اُن میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر ایک رقعہ محمد بن قاسم کے ہاتھ میں دیا۔ محمد بن قاسم نے نہایت پُروقار چہرہ کے ساتھ رقعہ پڑھ کر ختم کیا اور نوواردوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ "آپ میں سے یزید بن قبشہ کون ہیں۔ رقعہ دینے والا شخص آگے بڑھا اور کہا کہ میں ہوں۔ محمد بن قاسم نے باآواز بلند کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس لشکر کی قیادت مبارک کرے اور اللہ تعالیٰ آپکے کاموں میں مدد فرمائے۔ میرا کام ختم ہو چکا مجھے امیر المومنین سلیمان کا حکم ماننا پڑے گا۔ میں ہر وہ بات ماننے کو تیار ہوں جس کا وہ مجھے حکم دیں۔ لشکر یہ باتیں سنکر مضطرب ہو گیا۔ اس کے لئے اپنے ہردلعزیز سپہ سالار کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدائی ناقابلِ برداشت تھی۔ تمام لشکر نے چلا کر کہا کہ نہیں، آپ کو ہمارے ساتھ رہنا ہوگا۔ ہم صرف آپ کی قیادت میں آگ میں بھی کُود سکتے ہیں۔ آپ کے ساتھیوں نے کہا کہ سلیمان نے جو آپ کو پا بجولاں دمشق واپس بلوایا ہے وہ ضرور آپ سے اپنی پرانی رنجش کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ آپ جانے کا اٹل فیصلہ کرنے سے پیشتر کچھ سوچ لیں۔ یہ سُن کر محمد بن قاسم کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہوگیا اور کہنے لگا کیا تم مجھے خلیفہ کے حکم سے انکار کر کے بغاوت کا مشورہ دیتے ہو؟ .... کیا تمہیں امید ہے کہ مَیں صرف اپنی جان بچانے کے لئے مسلمانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دوں... ... نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مَیں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ ہاں البتہ مَیں کوشش کرونگا کہ دمشق پہنچکر امیر المومنین کی اس غلط فہمی کو جو انہیں میرے متعلق پیدا ہوئی ہے دُور کرنے کی کوشش کروں۔ ورنہ اگر مجھے اپنا خون دیکر بھی اس فتنہ کو دُور کرنے میں مسلمانوں کی بھلائی نظر آئی تو مَیں انشاء اللہ تعالیٰ دریغ نہیں کروں گا۔"

آپ کی یہ تقریر سُن کر مجمع پر سکتہ کا عالم طاری ہوگیا یزید بن قبیشہ ان کی ایمانی حالت اس قدر محکم دیکھ کر بے حد متاثر تھے۔ انہوں نے سوچا اسلام کے اس بہادر سپوت کو جس طرح ممکن ہو اس سزا سے بچانا چاہیئے اور انہوں نے اسی وقت ایک رقعہ لکھ زبیر کے ہاتھ سلیمان کی طرف بھیجا۔ زبیر اپنے سپہ سالار کی جان بچانے کی خاطر اسی وقت ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر چل دیا ادھر محمد بن قاسم سب سے رخصت ہو کر امیر المومنین کی طرف چل دیئے۔ زبیر دو دو منزل کی ایک منزل کرتے ہوئے بصرہ جلد از جلد پہنچنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ اُدھر سلیمان نے سوچا کہ محمد بن قاسم کو بصرہ کے لوگ بہت چاہتے ہیں وہ یہاں پر اُسے ہرگز کوئی تکلیف یا سزا نہ دینے دیں گے اس لئے مناسب ہے کہ اُسے یہاں پہنچنے سے پیشتر ہی راستہ میں ہی قتل کروا دیا جائے۔ اس ناپاک ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اُس نے اپنے مشیر خصوصی صالح کو بھیج دیا۔ اور صالح نے ایک ایلچی کے ہاتھ یہ پیغام آگے بھیج دیا کہ جب تک مَیں وہاں پہنچ نہ جاؤں پیش قدمی روک دی جائے صالح کے روانہ ہو چکنے کے بعد زبیر بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ہمراہ سلیمان کے پاس پہنچ چکا تھا۔

حضرت عمرؓ نے اس خطرناک اقدام کے خطرناک انجام سے روشناس کرانے کے بعد یزید بن قبیشہ کا وہ خط جو اس نے سلیمان کے نام لکھا تھا آگے کر دیا۔ سلیمان خط پڑھ چکنے کے بعد نادم سا ہو کر خاموش ہوگیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اگر تم ابھی تک اس معاملہ کو خطرناک حد تک نہیں پہنچا چکے تو فوراً اس کی رہائی کا پیغام زبیر کے ہاتھ بھیجدو۔

تھوڑی ہی دیر بعد زبیر محمد بن قاسم کی رہائی کا پروانہ ہاتھ میں لئے اُڑے چلے جا رہے تھے لیکن زبیر نے راستہ میں مجمع کثیر کے ہمراہ ایک جنازہ آتا دیکھا۔ یہ جنازہ اس شخص کا تھا جو ایک مسلمان عورت کے غیروں کے ہاتھ میں چلے جانے پر غضبناک ہوگیا تھا، جو جذبۂ انتقام کے ماتحت آندھی کی طرح اُٹھا اور بگولہ کی طرح تمام سندھ پر چھا گیا۔ اور بالآخر بغیر کسی قصور کے صرف اور صرف اطاعتِ امیر کے تحت اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر کے دُنیا کو ایک سبقِ اطاعت دے گیا +

مصباح کی توسیع اشاعت میں حصہ لے کر
ادارہ سے تعاون فرمائیے!
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مری کی سیر!

راولپنڈی سے ۲۹ میل کے فاصلہ پر ایک سرسبز پہاڑی علاقہ مری کے نام سے موسوم ہے۔ اس علاقہ تک ریل گاڑی کو تا حال رسائی نہیں ہوئی۔ تمام مسافروں کو بسوں اور کاروں کے ذریعہ ہی پہنچنا پڑتا ہے بغرض آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ٹیکسی کے بعد "مری ہل ٹرانسپورٹ" ہی تمام بسوں سے بہتر ہے (اس کا کرایہ ڈھائی روپے فی سواری ہے) راولپنڈی سے مری کے راستے میں بسوں کے ٹھہرنے کے چند مقامات یہ ہیں:۔ سترہ میل۔ گذشتہ سال تک اس مقام پر مری سے آنے جانے والے ہر مسافر سے جو عام بسوں میں سفر کرے ۶ اور کار اور ڈاک بس میں سفر کرنے والے سے ۸ روڈ ٹیکس لیا جاتا تھا۔ خاص تحصیل مری کے لوگ اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہوتے تھے بشرطیکہ وہ ٹھیکیداروں کو پرمٹ دکھا دیں لیکن اس سال سے یہ ٹیکس ہٹا دیا گیا ہے اب کسی مسافر کو سوائے بس کے کرایہ کے اور کچھ ادا نہیں کرنا پڑتا۔ تریٹ۔ یہ ملٹری انسپکشن پوسٹ ہے۔ چھرہ پانی یہاں سڑک کے دونوں طرف دوکانیں اور ایک دو چشمے ہیں۔ مری جانے والی بعض موٹریں مسافروں کی چائے وغیرہ کے لئے یہاں رکتی ہیں۔ کمپنی باغ۔ یہاں بھی چائے کی عمدہ دوکانیں ہیں۔ متعدد چشمے ہیں جن میں سے دن رات میٹھا نہایت ٹھنڈا اور شفاف پانی نکلتا رہتا ہے۔ اکثر موٹریں چائے وغیرہ کیلئے یہاں ٹھہرتی ہیں۔ ٹی بی ہسپتال ساملی اس جگہ کے غربی جانب سڑک سے ذرا نیچے ہے۔ گھوڑا گلی، باترہ گلی، چھتہ موڑ اور سنی بنک۔ موخر الذکر تین مقامات مری کی حدود میں شامل ہیں۔ مری کے پاس سے گذر کر بسوں کے ذریعہ جانیوالے مسافر یا تو کوہالہ کے راستے سری نگر کی طرف جاتے ہیں اور یا براستہ نتھیا گلی ایبٹ آباد کی طرف جانے کا ارادہ لئے ہوتے ہیں۔ ایبٹ آباد کی طرف جانیوالوں کے لئے یہ آخری حد کلڈنہ ہے جبکہ سری نگر جانے والے مری کی پہاڑی کشمیر پوائنٹ کے گرد چکر کاٹتے ہوئے اور جھیکا گلی کے مناظر کا مشاہدہ کرتے ہوئے مری کی آخری حد لوئر ٹوپہ کو عبور کرتے ہیں۔

مری کی پہاڑیوں کی اوسط بلندی سات ہزار فٹ ہے۔ مری کا بڑا پہاڑ جو لمبائی میں قریباً چھ میل ہے شمالاً جنوباً اپنی فاخرانہ شان سے ایستادہ ہے اس پر چار چوٹیاں ہیں جن کی اوسط بلندی قریباً آٹھ ہزار فٹ ہے۔ شمالی جانب کی آخری چوٹی صبح و مسا کشمیر کا دیدار کرنے کی وجہ سے کشمیر پوائنٹ کہلاتی ہے۔ اس چوٹی پر تمام مری کو پانی سپلائی کرنے کے لئے چار بہت بڑے تالاب بنائے گئے ہیں جن میں پانی قریباً بیس میل کے فاصلہ سے ڈونگا گلی سے آتا ہے۔ جنوبی جانب کی آخری چوٹی راولپنڈی کی طرف جھانکتی رہنے کی وجہ سے پنڈی پوائنٹ کے نام سے موسوم ہے۔ کشمیر پوائنٹ سے اگر پہاڑ کی لمبائی کے متوازی جنوب کی طرف جائیں تو پہلے وہ چوٹی آتی ہے جس پر مال روڈ، جنرل پوسٹ آفس، بڑے بڑے ہوٹل اور بازار واقع ہیں۔

اس سے اگلی چوٹی پر G.H.Q. (جنرل ہیڈ کوارٹرز) اور C.M.H. (کمبائنڈ ملٹری ہسپتال) کی عمارات واقع ہیں۔ اور پھر پنڈی پوائنٹ ہے جس پر بڑی بڑی اور خوشنما کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔

تاریخی کوائف:۔ یہاں کی میونسپل کمیٹی کے کاغذات میں ابتک اس جگہ کا ابتدائی نام (جبکہ اس کی آبادی کلیۃً پہاڑی باشندوں پر مشتمل تھی) مسیاڑی مندرج ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں کی میونسپل کمیٹی ۱۸۵۰ء میں قائم ہوئی۔ سُنا جاتا ہے کہ اس سے چند سال قبل ایک انگریز اپنی بیوی اور کچھ ساتھیوں کے ساتھ ہزارہا روپیہ لیکر یہاں کے رُؤسا کے پاس جو راجے کہلاتے ہیں اس جگہ کو خریدنے کیلئے آیا۔ اس انگریز نے بطور تفنن طبع ان سے مری کے سارے پہاڑ کی قیمت پوچھی۔ اس پر یہاں کے راجاؤں کی پنچایت بیٹھی جس نے باہم فیصلہ کرنے کے بعد اس پہاڑ کے عوض پچاس روپے کا مطالبہ کیا۔ اس پر اس انگریز اور اسکے ساتھیوں کی حیرت کی کوئی حد نہ رہی اور انہوں نے باہم مشورہ کے بعد ان راجاؤں کو پچاس روپے ادا کر کے ان سے اسکی دستاویز لکھوالی۔ راجاؤں نے یہ قیمت نہایت خوشی سے وصول کی اور پانچ روپے اس انگریز کی بیوی کو بطور ہدیہ واپس کر دیئے۔ اس انگریز نے مری کے اس حصہ میں جو کلب ہوٹل کے قریب اور کلڈمنہ روڈ کے نیچے ہے اپنی کوٹھی بنا کر رہائش اختیار کر لی۔ یہ کوٹھی اب تک موجود ہے۔ اور اسکے بعد آہستہ آہستہ دوسرے انگریزوں نے آکر یہاں کی آبادی اور رونق کو بڑھانا شروع کیا۔ بعد میں ان انگریزوں نے یہاں کے راجاؤں کو پینتالیس روپے اور دے دیئے۔ اس طرح گویا انہوں نے اس سارے پہاڑ کے عوض نوّے روپے ادا کئے۔ اب یہ راجے کہتے ہیں کہ ہم سے یہ جگہ دھوکہ سے حاصل کی گئی ہے۔ ہمارا مقصد تو ان روپے کے عوض اس جگہ کی بیع نہ تھی بلکہ محض لیز پر دینا تھا۔ اور یہ رقم صرف اس اجازت نامہ کی فیس کے طور پر وصول کی گئی تھی۔ کہ ان لوگوں کو یہاں آباد ہونیکی اجازت ہے۔ لیکن جو تحریر وہ اس انگریز کو دے چکے تھے اور جو یہاں کے کاغذات میں اب تک محفوظ ہے اس سے انکا یہ دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔

مری کی وجہ تسمیہ کے متعلق مختلف خیالات ہیں۔ بعض اس کو یہاں کی ایک بزرگ عورت مائی مریم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ شائد اس کا نام اس کو خریدنے والے انگریز کی بیوی کے نام پر ہو...... یعنی یہ میری (Mary) سے بگڑ کر مری بن گیا ہو۔ بعض اس کو مسیاڑی کی ہی بگڑی ہوئی شکل بتاتے ہیں۔

یہاں کے پہاڑوں کی طرز عموماً مخروطی ہے۔ مختلف قسم کے جنگلی درختوں میں سے چیل اور دیار کے درخت زیادہ مشہور اور بکثرت پائے جاتے ہیں۔ پھلدار درختوں میں سے ناشپاتی، سیب، آڑو اور آلوچہ کے درخت ہیں۔ جا بجا چشمے پھوٹنے کے باوجود اس پہاڑ کی شہری آبادی کے لئے پانی ڈونگا گلی سے لایا گیا ہے جو مری سے قریباً بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

باشندے:۔ یہاں کے باشندوں کی اکثریت ناخواندہ ہے۔ کاشتکاری، زمینداری، جاگیرداری اور کچھ تجارت ان کے اہم پیشے ہیں۔ انگریزوں کی حکومت کے دوران میں جبکہ یہاں انگریز خاصی تعداد میں آباد تھے یہاں کے باشندوں کا معتدبہ حصہ ان کے ہاں بطور بیروں وغیرہ کے ملازم تھا جس کا اثر مری کے گردونواح میں بسنے والے باشندوں کے مکانات کی صفائی اور خوشنمائی میں ظاہر ہو رہا ہے۔

آب و ہوا اور موسم:۔ یہاں کی آب و ہوا سرد مرطوب ہے۔ اپریل سے جولائی کے وسط تک کے مہینے گرمی کے شمار ہوتے ہیں۔ لیکن اس موسم پر یہاں گرمی کے لفظ کا اطلاق محض رسماً اور اضافی ہے لہذا یہ پڑھ کر کوئی بغیر لحاف اور گرم کپڑوں کے یہاں آنے کی غلطی نہ کر بیٹھے۔

یہاں کے موسم میں نشاط اور رنگیلا پن نمایاں ہے۔ اگر بادل اُمڈنے پر آئیں تو آناً فاناً گھٹا ٹوپ بن کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھا جاتے ہیں اور دوپہر کو بھری شام معلوم ہونے لگتی ہے اور جب غائب ہوتے اور دھوپ نکلی تو یکدم اندھیرے سے روشنی ہو جاتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے بجلی کا بٹن آن کر دیا ہے۔ اسی طرح بارش کا برسنا اس قدر اچانک ہوتا ہے کہ راہ چلنے والے کو پوری طرح بھیگنے سے قبل کسی چھت کی پناہ لینے کا موقع نہیں ملتا۔ یہی حال بارش کے تھمنے کا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو بادل پہاڑوں کی سطح کے ساتھ ٹکراتے ہیں وہ ان سے ٹکراتے ہی بارش میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور میدانوں کی طرح بارش کے پانی کو بادلوں سے زمین تک کا فاصلہ طے کرنا نہیں پڑتا۔ اور بادل ان سے ٹکراتے ہی فوراً یا تو اوپر سے آگے گزر جاتے ہیں اور یا ٹکرانے کے بعد واپس ہو جاتے ہیں اور بارش فوراً ختم جاتی ہے۔ آخر دسمبر سے وسط مارچ تک مری کی چوٹیاں برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔

نظارے۔ یہاں کے نظاروں کا مختصر حال دینے سے قبل یہ بہتر ہوگا کہ میں پہلے اس جگہ کا تعارف کرا دوں جہاں سے میں انکا نظارہ کر رہی ہوں — مری کے پہاڑ کی مغربی سطح کے ڈھلوان کا علاقہ سنی بنک کہلاتا ہے میں اسوقت اس سے مغربی جانب قریباً ایک میل کے فاصلہ پر ایک گنبد نما پہاڑی کی چوٹی سے چاروں طرف کے نظاروں کو الفاظ کے جامہ میں منتقل کرنیکی کوشش میں ہوں۔ اس پہاڑ کے پتھر اور مٹی گاچنی رنگ کے ہیں جو سامنے کے پہاڑ کی سرخ مٹی کے مقابل میں سفید معلوم ہوتے ہیں۔ بارش برسنے پر جب سامنے کے پہاڑ سے سرخ پانی نیچے کی گہرائیوں کی طرف بھاگتا ہوا نظر آتا ہے تو اس پہاڑ سے اترنے والے نالوں میں سفید پانی بہتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ شاید اسی وجہ سے سڑک کے اس موڑ کو جو اسکے دامن سے گزر رہا ہے اور اس کے پاس کے علاقہ کو چٹہ موڑ کہتے ہیں۔ مری کے گرد و نواح کے مقامات کے ناموں میں یہ خصوصیت ہے کہ یہ سیر کرنیوالوں کو طبعاً اپنی خاص چیز کی تلاش کی طرف آمادہ کرتے ہیں۔ مثلاً مری سے چھ میل شمال کی طرف ایبٹ آباد روڈ پر ایک مقام کالی مٹی اسلئے کہلاتا ہے کہ یہاں جا بجا سیاہ پتھر اور راکھ کی شکل کی مٹی اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ کسی وقت یہاں کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹا تھا۔

مری کے گرد و نواح کی پہاڑیاں کسی زمانہ میں گھنے جنگلات سے ڈھکی ہوئی تھیں لیکن اب ان کے درخت کچھ تو یہاں کی عمارتوں کی نظر ہو چکے ہیں اور کچھ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد محکمہ جنگلات کے تساہل کا شکار ہو اور اب یہ پہاڑیاں بچاری بلند اور گھنے درختوں کے سایۂ عاطفت سے بکلی محروم ہیں اور ان کے جسم بجائے گہرے سبز یا سیاہی مائل بلند بام لباس کے پست اور ہلکے سبز رنگ کے مخملی فرش سے مزین ہیں۔ ہاں مری کی پہاڑیوں پر درخت موجود ہیں۔

مری کے پہاڑ کے علاوہ یہاں سے شمال کی جانب قریباً پندرہ میل دور ایک بڑے پہاڑ کی بلند چوٹی بھی درختوں سے ڈھکی ہوئی نظر آ رہی ہے جسکی بلندی دس ہزار فٹ ہے اور یہ چھانگلہ گلی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے دائیں جانب پہاڑیوں کا ایک سلسلہ ڈھلوان کی شکل میں اترتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس ڈھلوان کے آخری حصہ کے ساتھ سے نظر گزارنے پر ہماری نگاہ بہت دور کشمیر کے بلند اور جگہ جگہ برف سے سجے ہوئے پہاڑوں پر پڑتی ہے۔ چھانگلہ گلی کی طرف جو آباد مقامات یہاں سے نمایاں طور پر نظر آتے ہیں ان میں سے خیرہ گلی، باڑیاں، کالی مٹی اور دریا گلی بھی ہیں۔

آیئے ذرا اب اپنے مکان سے مغربی جانب کی بھی سیر کریں لیکن ہماری کھڑکیوں کے سامنے کے چیل کے درخت ہماری نظر سے اٹھکیلیاں کر رہے ہیں ہمیں اپنی نظروں کو ان کے پتوں اور ٹہنیوں سے بچا بچا کر گزارنا پڑیگا۔ سامنے کی بتدریج پست ہوتی ہوئی پہاڑیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا سمندر کی موجیں ہیں جو کچھ فاصلہ کے بعد پھر بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن کچھ بلندی کے بعد پھر پست ہوتی ہوئیں میدان کی سطح سے مل جاتی ہیں۔ سامنے کے چھوٹے چھوٹے پہاڑی سلسلوں کا پھیلاؤ شمال سے جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے جنوب مغرب میں ایک درے میں جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے مقابل کی قدرتی دیوار بروری کی پہاڑی ہے۔ اس درے میں سے دکھائی دینے والے میدان پر جب دھوپ چمکتی ہے تو راولپنڈی کی عمارات ننھی منی شکل میں دکھائی دیتی ہیں۔ رات کے وقت ایک طرف بجلی کی روشنیوں سے جھلمل کرتا ہوا مری کا پہاڑ اور دوسری طرف سامنے کی پہاڑی آبادیوں اور راولپنڈی کی روشنیاں، نیچے کی تاریک وادیوں میں پہاڑی باشندوں کے مکانات کی شمعیں اور اوپر اگر مطلع صاف ہو تو ستاروں بھرا آسمان۔ یہ سب ایک ہی قسم کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ گویا ستاروں بھرا آسمان ہر سمت اپنا عکس دکھا رہا ہے۔

دن کے وقت سامنے کی وادیاں اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں کبھی مخملی فرش سے سجی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ تو کبھی سفید بادلوں کے لحافوں میں چھپ جاتی ہیں۔ ہمارے مکان کے نیچے سفید اور سیاہ بادل تیرتے پھرتے نظر آتے ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم بلند فضا میں بادلوں سے اوپر پرواز کر رہے ہیں۔ یہی بادل کبھی ہماری طرف اوپر کو چڑھنے کی مہم بڑی تیزی سے سر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور آن کی آن میں ہم بادلوں میں گھر جاتے ہیں اور سامنے کا مکان بھی جو چند قدم کے فاصلہ پر ہے نظر نہیں آتا۔ خوش باش مست بادل ہمارے دروازوں اور کھڑکیوں سے اندر گھس کر ہمارے لحافوں تک میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جب بارش مشرقی جانب سے آتی ہے تو سامنے کے پہاڑ کے درخت شور مچا مچا کر اس کی خبر دیتے ہیں۔ اور جب بارش ختم ہو جاتی ہے تو ان پہاڑوں سے اترتے ہوئے نالے جھومتے ناچتے اور راگنیاں گاتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ بارش ختم ہوتے ہی جس طرح موٹریں، گاڑیاں اور لوگ سڑک پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ندی نالے بھی وادیوں کا رُخ کر کے میدانوں کی طرف اپنا سفر شروع کر دیتے ہیں۔

مری کے نظاروں کی کہانی بہت ہی لمبی ہے۔ یہ تو اس کی تمہید تھی جس نے پوری کہانی سننی ہو وہ خود یہاں آکر آنکھوں سے دیکھ لے اور کانوں سے سن لے۔

خاکسارہ

امۃ الحمید اہلیہ نصیر الدین احمد مولوی فاضل

بی۔ ایس سی واقف زندگی۔ ربوہ

محترمہ صاحبزادی ڈاکٹر امتہ [illegible] صاحبہ ایم بی بی ایس

تحریر فرماتی ہیں:۔ "میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور کئی مریضوں کو استعمال کرائے ہیں اور ان کو بیحد مفید پایا۔ جسکی زیادہ تر وجہ میرے نزدیک یہی ہے کہ طبیہ عجائب گھر کے منتظم اپنے مرکبات کیلئے بہت عمدہ قسم کے مفردات استعمال کرتے ہیں۔ ان کا ایک مرکب "فرح نشاط" جو دل کو تقویت دینے میں بے نظیر ہے خصوصاً ایسے مریضوں کیلئے جن کا خون کا دباؤ کم ہو اور طبیعت ہر وقت مضمحل اور گری گری رہتی ہے یہ دوا بیحد مفید پائی ہے۔ یہ دوائیں اپنے گھر میں استعمال کرا چکا ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے چند خوراکوں میں ہی نمایاں اثر دیکھا ہے۔" روح نشاط قیمت فی چھٹانک چھ روپے نصف پاؤ گیارہ روپے۔ ایک پاؤ بیس روپے +

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزائم

از محترمہ شمیم صاحبہ

نئی زمین! نیا آسماں بنادیں گے
خدا کے فضل سے یہ فرض ہم نبھا دینگے

اب انتہا کو ہے اس ظلم و جور کا آغاز
جہاں سے فتنۂ نمرود کے مٹا دینگے

خدا کے نور کو لیکر اُٹھے ہیں دُنیا کو
فسونِ نفس کی ہم قید سے چھڑا دینگے

بنے ہیں وارثِ دولت جو اپنے مہدی کے
اب ان خزانوں کو دُنیا میں ہم لُٹا دینگے

خدا کے دین پہ آئے ہیں یہ بہار کے دن
جہانِ کفر پہ اب بجلیاں گرا دینگے

عطا کرینگے زمانے کو ساغرِ راحت
سکون و امن کی منزل کا ہم پتا دینگے

کرینگے دین کی دولت سے سبکو مالا مال
جہاں سے دہریت نابود ہم کرا دینگے

ہے افتراق و خصومت کی رات اندھیری
تو دن اخوت و اُلفت کا ہم چڑھا دینگے

وقارِ عمل کی ہوگی جہاں میں تابانی
جنونِ عیش کو ہم کام پر لگا دینگے

قضا کا عہدہ ہے حق سے ہمیں ہوا تفویض
قضیہ باطل و حق کا یہ اب چکا دینگے

جمالِ احمدِ ہندیؑ الٰہی دائم باش!
کمالِ آقائے عربیؐ کا یہ دکھا دینگے

فروغِ آتشِ نمرود کو ہوا، پھر کیا؟
خلیلِ وقت ہیں، گلزار ہم بنا دینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انمول موتی

از سہیلہ خاتون صاحبہ بھاگلپور (بہار)

(۱) "جس چیز سے انسان پیار کرتا ہے اُس سے اگر جُدا کیا جائے تو بھی اس کے لئے عذاب ہو جاتا ہے۔ اور جس چیز سے اگر پیار کرے اور وہ میسر آ جائے تو بھی اس کی راحت کا موجب ہو جاتا ہے۔ وحیل بینہم و بین ما یشتھون۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۲) "خواہش کا نابود کرنا ذریعہ نجات ہے۔" (ایضاً)

(۳) "دُنیا میں کبھی علم صحیح سے نجات ملتی ہے اور کبھی عمل صحیح سے نجات ملتی ہے۔ اور کبھی قول صحیح سے نجات ملتی ہے۔ اور کبھی فعل صحیح سے نجات ملتی ہے۔ اور کبھی تقویٰ اور ورع سے معاملہ پاک موجب نجات ہو جاتا ہے۔ اور کبھی خدا سے معاملہ نیک درد و دُکھ سے چھوڑاتا ہے اور کبھی ایک درد دوسری درد دل کیلئے کفارہ ہو جاتی ہے۔" (ایضاً)

(۴) "سچ کہو جھوٹ نہ بولو۔ بیہودہ باتوں سے پرہیز کرو۔ اور اپنے فعل یا اپنے قول سے کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اپنی زندگی کو پاک رکھو۔

غیبت نہ کرو۔ کسی پر بہتان مت لگاؤ۔

نفسانی شہوات اپنے پر غالب نہ ہونے دو۔ کینہ اور حسد سے پرہیز کرو۔ بُغض سے اپنا دل صاف رکھو۔

اپنے دشمنوں سے بھی وہ معاملہ نہ کرو جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ ایسی نصیحتیں دوسروں کو مت کرو جنکے تم خود پابند نہیں۔

معرفت کی ترقی میں لگے رہو۔ جہل سے دل کو پاک کرو۔ جلدی سے کسی پر اعتراض مت کرو۔" (ایضاً)

(۵) "وہ جو اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا رہتا ہے وہ سراسر اپنی بیخکنی کرتا ہے لیکن وہ جو سچے راستہ پر چلتا ہے اس کا نہ صرف بدن بلکہ روح بھی نجات کو پہنچے گی۔" (ایضاً)

(۶) "وہ جو اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا رہتا ہے وہ سراسر اپنی بیخکنی کرتا ہے اور نہ صرف جسم کو ہلاکت میں ڈالتا ہے بلکہ روح بھی ہلاک کرتا ہے مگر وہ جو راہِ راست پر چلتا ہے اور نفسانی جذبات کا پیرو نہیں ہوتا وہ نہ صرف اپنے بدن کو ہلاکت سے بچاتا ہے بلکہ اپنی رُوح کو بھی نجات تک پہنچاتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا۔"

(ایضاً)

(۷) "انسان تو اپنی جان کا بھی مالک نہیں ہے چہ جائیکہ وہ دولت کا مالک ہو۔"

(۸) "ایک بیچہ شربت کا مزہ نہیں پا سکتا۔ اگرچہ کتنی بار اس میں پڑتا ہے۔" (ایضاً)

(۹) "شیرینی ہاتھوں کے ذریعہ سے مُنہ تک پہنچتی ہے۔ لیکن ہاتھ شیرینی کا مزہ نہیں پا سکتے۔ اسی طرح جنکو خدا نے حواس نہیں دیئے وہ ذریعہ بنکر بھی کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔"

(۱۰) "ایک بڑی لذت چھوٹی لذت سے غنی کر دیتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ولذکر اللہ اکبر۔" (ایضاً۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اِلی ایمپیر ٹھر اجمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲ روپے ۸ مکمل کورس ۲۵ روپے
ملنے کا پتہ: مطب حبیب ثابت عمر ... ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کے لئے

علی امین

یہ احمدی ہونہار بچہ اپریل ۱۹۵۲ء میں مغربی افریقہ شالی الذہب سے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو چھوڑ کر محض تعلیم دین کے لئے ربوہ میں آیا ہے۔ اِس وقت اِس کی عمر بارہ سال ہے۔ اس کے والد صاحب کا نام امین خلیل ہے۔ وہ شام کے باشندے ہیں۔ ماں لبنانی ہیں وہ ان دنوں مغربی افریقہ میں تاجر ہیں۔ سلسلہ کے لئے بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ اسی لئے اپنے بچے کو اتنی دُور بالکل اجنبی ماحول میں بھیج دیا ہے۔ دُنیا دار لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے متعلق بہت بڑے پروگرام مرتب کرتے ہیں لیکن اسکے مخلص والدین نے اپنا یہ بچہ سلسلہ کے حوالہ کرتے ہوئے اس کی زندگی وقف کر دی ہے۔ اس کے چھ اور بہن بھائی ہیں۔ جن میں سے چار تصویر میں اس کے ساتھ کھڑے ہیں۔ علی امین انگریزی میں گفتگو کرتا ہے۔ ربوہ میں اِس وقت اُردو سیکھ رہا ہے اس کے بعد دوسرے دینی علوم سیکھے گا۔ انشاء اللہ

علی امین نے مدیرہ مصباح سے انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ اگرچہ مجھے خدمتِ دین کے لئے میرے والدین نے وقف کیا ہے لیکن مَیں اِس معاہدہ پر خوش ہوں اور مجھے یہ زندگی پسند ہے۔ ربوہ میں میرا جی لگ گیا ہے۔ یہاں کا ماحول مجھے بھاتا ہے۔ یہاں کے لوگ مذہبی ہیں۔ دین اسلام کے پابند ہیں لیکن ہمارے ہاں لوگ مذہبی نہیں۔ دین اسلام سے بہت دُور ہیں۔ یہاں گرمی زیادہ ہے جب ٹھنڈ ہو جائے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ مدیرہ مصباح کے اِس سوال پر کہ کیا تمہیں والدین کی یاد نہیں ستاتی؟ کہا کہ مَیں والدین کے لئے کبھی کبھی اُداس ہو جاتا ہوں۔

اِتنی دُور سے اِس بچہ کی تعلیم دین کے لئے ربوہ میں آمد مخلص احمدی والدین کو دعوت دیتی ہے کہ وہ بھی وقت کی نزاکت کا احساس کرکے اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

۱۔ قہوہ کے داغ دُور کرنا:۔

(۱) ڈیڑھ پاؤ پانی میں سہاگہ کی تین چمچیاں ملا کے کپڑے سے چاٹئے، قہوہ یا کوکو کے دھبے دُور کئے جاسکتے ہیں۔

(سادہ ۔ راولپنڈی)

۲۔ ۱۰ ماہ جون ۱۹۵۲ء کو خدا تعالیٰ نے میرے بھائی محمد اکبر صاحب کو پہلی بچی عطا کی ہے۔ مصباحی بہنیں دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور خادمِ احمدیت بنائے۔ آمین۔ (سلیم اختر از گوجرانوالہ)

۳۔ اگر کسی مصباحی بہن کو گرم کپڑوں کو رنگ دینے کا صحیح طریقہ معلوم ہو تو بذریعہ مصباح مطلع فرمائیں۔ گرم کپڑوں سے مراد یہاں اون کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں۔ (امۃ الرحمٰن کراچی)

۴۔ ماہ اپریل ۵۲ء کے مصباح میں ملتان سے ایک بہن نے اپنی ساس کو خوش رکھنے کا طریقہ دریافت فرمایا تھا۔ سو عرض ہے کہ اپنی ساس کے سامنے اپنی نند کی تعریف اور اپنے بہن بھائیوں اور ماں باپ سے اظہار ناراضگی کرنے سے ساس صاحبہ خود بخود خوش ہوں گی۔ (انوری بیگم سرگودھا)

۵۔ ولادت:۔

مورخہ ۲۵ جون ۱۹۵۲ء کو خدا تعالیٰ نے ہمیں چھوٹی بہن عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ! مصباحی بہنیں دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو احمدیت اور خاندان کے لئے مفید وجود بنائے اور اسے لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین!

(امۃ اللہ خورشید)

معروضات!

۱۔ جو بہنیں مضامین یا مفید معلومات ارسال فرمائیں انہیں چاہیئے کہ وہ صفحہ کے ایک کالم پر لکھیں دوسرا کالم خالی ہو۔ خط صاف ستھرا ہو۔ کھلا کھلا لکھا جائے تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو۔

۲۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ یا کارڈ کا آنا ضروری ہے۔ ورنہ ارشاد کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

۳۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور دیا کریں۔

۴۔ رسالہ کے چندہ سالانہ کا حساب حتی الوسع اپنے پاس بھی رکھا کریں اور جب چندہ ختم ہو جائے تو خود بخود چندہ ارسال کر دیا کریں۔

۵۔ وی۔ پی واپس کرنے سے ہمیں مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔

۶۔ جن خریداران کی طرف بقایا ہے وہ ان کے ذمہ قرض ہے۔ اور قرض کی ادائیگی بہر حال ضروری ہے۔ قرض جب تک ادارہ آپ کو معاف نہ کرے قابلِ ادا ہے۔

لہٰذا

جملہ خریداران مصباح کو لازم ہے کہ وہ اپنے بقایا جات کو ادا فرما کر ادارہ کے ساتھ تعاون کا ثبوت دیں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی خوراک اور لباس

از امۃ الرشید شوکت صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا - کہ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو آگ سے بچاؤ۔ اِس آیت کا ایک مطلب یہ ہے کہ انسان جن مصیبتوں سے گھرا ہوا ہے اور جن غفلتوں میں پڑ سکتا ہے اُن سے اپنے آپکو اور اپنی اولاد کو بچائے۔ اگلے جہان کا عذاب تو ہے ہی۔ انسان اس جہان میں اپنی غفلت کی وجہ سے جو مصیبت اپنے لئے سہیڑ لیتا ہے وہ کوئی کم تکلیف دہ چیز نہیں بچوں کی پرورش میں غفلت اور انکی دیکھ بھال میں کوتاہی جسقدر پریشان کُن نتائج پیدا کرتی ہے اس کا اندازہ وہی مائیں کر سکتی ہیں جن کو خدا نے حساس دل دیا ہے لیکن انکے بچوں کی صحت کسی غلطی کی وجہ سے خراب ہو چکی ہوتی ہے۔ رات کی نیند حرام، بچہ بار بار اُٹھتا ہے، چیختا ہے چلاتا ہے، کھانستا ہے، پاخانے کرتا ہے۔ ماں کو بار بار اُٹھنا پڑتا ہے، ساتھ سوئے ہوئے الگ تکلیف میں ہوتے ہیں ـــــ رات ایسی مصیبت میں کٹتی ہے کہ خدا کی پناہ۔ پھر دن کو باورچی خانہ میں جاکر کام کرنیکا کوئی موقع نہیں۔ کام کرنے بیٹھی تو بچہ نے چیخنا شروع کیا۔ کہیں اِدھر اُدھر سے چیز لینے گئی تو اُس نے وہ شور برپا کر دیا کہ الاماں! - غرض اگر بچہ کی صحت خراب ہو اور اس کی دیکھ بھال میں غفلت برتی جائے تو نہ دن کو آرام اور نہ رات کو چین نصیب ہوتا ہے۔ گھر کا سارا سکون برباد ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پس نہ صرف بچہ کی آئندہ زندگی کو سنوارنے کیلئے اور اُسے ایک اچھا شہری بنانے کے لئے اس کی پرورش کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے بلکہ اپنے آرام اور اپنی سہولت اور اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بھی اِس بات کی ضرورت ہے کہ بچے کی پرورش اور تربیت میں خاص اہتمام کیا جائے۔ جو لوگ اس میں غفلت سے کام لیتے ہیں وہ اِس دُنیا میں ہی خود بھی بے آرامی اور حسرت کے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی اس عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر اگر بچوں کی صحت اچھی نہیں ہوگی تو وہ بڑے ہو کر سستی اور کاہلی کی وجہ سے نہ اچھی تعلیم حاصل کر سکیں گے اور نہ ہی کوئی اور فن سیکھ سکیں گے، نہ ان کا ذہن اچھا ہوگا نہ حافظہ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جاہل ہی رہیں گے اور اس طرح اپنی زندگی کو بیکاری میں صرف کر کے ضائع کر دینگے۔ گویا اِس ساری خرابی کا باعث وہ غفلت تھی جو ماں نے اس کی صحت کے بارے میں کی۔

بچہ کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے دو چیزوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ایک مناسب خوراک دوسرے صاف ستھرا لباس۔ یہ دونوں چیزیں اِس امر میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسلئے ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بچہ کی خوراک اور لباس کے بارہ میں صحیح معلومات حاصل کر کے انکی پابندی کریں اور اپنی عادت کا جزو بنائیں۔ پابندی سے ہماری طبیعت گھبراتی تو ضرور ہے لیکن یہ گھبراہٹ بالکل ابتدائی مرحلہ میں ہوتی ہے جب عادت پڑ جائے تو یہ باتیں بالکل آسان ہو جاتی ہیں اور اسکے ساتھ جو آرام ملتا ہے وہ اسی دنیا میں ہی ایک رنگ میں بہشت ہے۔

خوراک کے بارہ میں احتیاط کا زمانہ بچہ کی پیدائش سے پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ ایام حمل میں ہی ماں کو اپنی غذا کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔ گوشت اور زیادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصالحہ دار اور چٹ پٹی چیزیں مثلاً اچار و چٹنیاں وغیرہ، دیر ہضم اور تفخ پیدا کرنیوالی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ چونکہ ماں کے پیٹ میں بچے کی پرورش ماں کے خون سے ہوتی ہے اسلئے ایسی غذائیں جن سے خون پیدا ہوتا ہے مثلاً گوشت کا شوربہ، سبزی ترکاریاں، مچھلی یا انڈا، دودھ اور موسمی پھل وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔ اگر ماں ایام حمل میں زود ہضم اور خون پیدا کرنیوالی غذائیں بروقت استعمال کریگی تو یقیناً اس کا بچہ تندرست و توانا اور جاذب نظر ہوگا۔

پھر بچے کی پیدائش پر سب سے پہلی چیز جو ماں کو خوراک کے بارے میں اختیار کرنی چاہیئے وہ اس کا اپنا دودھ ہے بعض عورتیں بچوں کو دودھ پلانے سے گھبراتی ہیں کہ اس طرح انکی صحت پر بُرا اثر پڑیگا اور انکا حسن خراب ہو جائیگا۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو چیز فطرت نے پیدا کی ہے اسکو صحیح رنگ میں استعمال کرنے سے کبھی بھی صحت پر بُرا اثر نہیں پڑتا۔ ایام رضاعت میں بھی ماں کو اپنی غذا اور دوسری چیزوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ مثلاً نہانے کے بعد فوراً بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر ماؤں نے تجربہ کیا ہوگا کہ جب بھی انہوں نے غسل کے معاً بعد بچہ کو دودھ پلایا اُسے زکام کی شکایت ہو گئی۔ اسی طرح چولھے کے پاس سے اُٹھ کر یا دھوپ میں سے آنے کے بعد فوری طور پر دودھ پلانے سے بچہ کو گرمی ہو جاتی ہے۔ اپنی خوراک کا بھی ان دنوں خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ ایسی چیزیں جو ثقیل، قابض اور نفاخ ہوں انکا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔

موجودہ زمانہ میں خوراک کی کمی اور کمزور صحتوں کے پیش نظر ماؤں کو تقریباً نو ماہ یا ایک سال تک تو ضرور اپنا دودھ پلانا چاہیئے۔ ساتھ ساتھ ایک یا دو وقت گائے یا بھینس کا دودھ اپنے دودھ کی طرح بنا کر دیں تو شروع سے ہی بچہ کو دوسرا دودھ ہضم کرنیکی عادت ہو جاتی ہے کیونکہ نو مہینے یا ایک سال اگر کوئی بچہ اپنی ماں کا دودھ پی لیتا ہے تو اسکے بعد وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ دوسری غذاؤں کو ہضم کر سکے۔ مثلاً چبانے کے لئے بسکٹ، دودھ میں ساگودانہ یا چاول پکا کر کھلائے جا سکتے ہیں۔ Half boiled انڈے، کھچڑی اور دلیا، سیب، انار، سنگترہ انگور وغیرہ کا جوس سال بھر کے بچے کو کھلانے میں کچھ حرج نہیں۔ بچے کی عمر جتنی زیادہ ہوتی جائے اسی قدر اسکی خوراک میں گھی، گوشت اور ترکاریوں کی مقدار زیادہ کی جا سکتی ہے بچوں کے کھانے میں بھی خاص احتیاط رکھنی چاہیئے۔ انڈا سخت اُبال کر یا تل کر نہیں دینا چاہیئے بلکہ اگر دودھ کو اُبال کر نیم گرم دودھ میں انڈے کی زردی ڈال کر خوب پھینٹیں اور عرق گلاب ملا کر بچوں کو نہار پلائیں تو یہ چیز اُس بچہ کے لئے بیحد مفید ہوگی جس کا سینہ کمزور ہو۔

۲- نشاستہ دار چیزیں اور دالیں کم از کم نصف گھنٹہ خوب پکانی چاہئیں۔ دال کچی نہ رہے۔

۳- (۱) کھانا ہمیشہ بھوک کے وقت دیا جائے کیونکہ جو کھانا دلی رغبت سے کھایا جاتا ہے وہ ہمیشہ نہایت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔

(۲) دو کھانوں کے درمیان تقریباً ۳-۴ گھنٹوں کا وقفہ ہونا چاہیئے۔

(۳) کھانا خوش ذائقہ اور خوشبودار ہو جسکو دیکھ کر اور سونگھ کر مُنہ میں پانی بھر آئے۔ مُنہ کا یہ پانی جسے انگریزی میں [illegible] کہتے ہیں غذا کے ہضم کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔

(۴) ایک سال کی عمر میں اگر بچہ چبانا سیکھ جائے تو مکھن و روٹی یا گھی روٹی اور تازہ پھل خصوصاً سیب کے ٹکڑے دیئے جا سکتے ہیں۔

(۵) دن میں دو تین مرتبہ بچہ کو پانی ضرور دیا جائے عموماً بچہ پانی نہیں مانگتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۹) بچوں کا معدہ نہایت نازک ہوتا ہے اسلئے انہیں زیادہ گرم غذا نہ دی جائے۔ چاء وکافی ہرگز نہ دی جائے۔

مٹھائی بچوں کو بہت مرغوب ہوتی ہے اور حقیقتاً انکے جسم کو اسکی سخت ضرورت بھی ہے اسلئے جب وہ کھانا کھانے کے لائق ہو جائیں تو انکو میٹھی چیزیں مثلاً پڈنگ وغیرہ دی جائے۔

آدھ پاؤ تازہ دودھ میں دو تازہ انڈے اور ایک چمچ مصری ڈالکر پھینٹ لیں اور کسی رکابی یا دیگچی میں ڈالکر ہلکی آنچ پر رکھدیں۔ آنچ اسقدر ہلکی ہو کہ پکنے نہ پائے اور جم جائے تو اتار لیں۔ یہ پڈنگ بچے بڑے شوق سے کھائیں گے اسی طرح بچوں کو ساگو دانہ پانی میں پکا کر دیا جائے۔ دودھ میں پکانے سے اکثر دودھ پھٹ جاتا ہے جو مضر ہے۔ پکاتے وقت یہ مد نظر رہے کہ دانہ میں سفیدی نہ رہے نیلاہٹ آجائے تو اتار لیں۔ اور دودھ اور چینی ملا کر کھلائیں۔

اسی طرح کمزور بچوں کے لئے سوجی کا حلوا بھی بہت مفید ہے سوجی آدھ پاؤ بھونیں۔ جب بادامی رنگ کی ہوجائے تو دیگچی کو اتار لیں اور دوسری دیگچی میں ایک پاؤ دودھ ڈالکر اسمیں آدھ سیر پانی ڈالکر جوش دے لیں اور بھونی ہوئی سوجی اس دودھ میں ملا کر چولھے پر چڑھائیں۔ جب دودھ خشک ہوجائے تو آدھ پاؤ چینی ڈالکر حل کر کے رکابیوں میں جمائیں۔ سوجی کا یہ حلوا آپ ایک سال کے بچے کو کھلا سکتی ہیں۔

غرضیکہ ماں کو اپنے بچہ کی طبیعت کا اندازہ اپنی عقل اور تجربہ سے معلوم کر لینا چاہیئے کہ اسکے مطابق غذا تیار کر کے بچہ کو دی جائے۔

۲- لباس میں سب سے پہلی چیز جسکو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ لباس موسم کے مطابق ہو۔ گرمیوں میں باریک مہین ململ کا کرتہ یا باریک کاڑھے کا کرتہ اور سردیوں میں فلالین یا کسی گرم کپڑے کا کرتہ ہونا چاہیئے کرتے کھلے اور اچھے سلے ہوئے ہوں۔ سردیوں کے موسم میں گرم پاجامہ یا نکر و جرابیں ضرور پہنانی چاہئیں۔ گرمیوں میں نکر یا جانگیہ قمیص کے ساتھ پہنانا چاہیئے۔

لباس ہمیشہ صاف ستھرا ہو۔ ہر دوسرے تیسرے دن بچہ کو نہلایا جائے۔ پہلے گندے کپڑے اُتار کر صاف کپڑے بدلے جائیں۔ گرمیوں میں روزانہ ہی غسل دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچہ کے کم از کم سات آٹھ کرتے ہوں۔

اسی طرح بچہ کے بستر بھی کم از کم دو ہونے چاہئیں۔ اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بستر صاف ستھرا رہے۔ بچہ کو عادت ڈالی جائے کہ وہ بستر پر پیشاب نہ کرے۔ ہوشیار و سمجھدار مائیں رات کو ایک دو دفعہ اُٹھ کر پیشاب کرا لیتی ہیں۔ اس طرح سے جب بھی بچہ کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو وہ روتا ہے۔ رات کو احتیاطاً کلوٹ باندھے رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اگر بچہ پاخانہ کرے تو بستر گندہ نہ ہو۔

گندے کپڑے جسم پر نہ پہنے جائیں۔ کیونکہ ان کے اندر بیماری کے جراثیم نشو و نما پاتے ہیں۔

غرضیکہ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے ذہین، ہونہار اور دُنیا میں بڑی شخصیت کے مالک ہوں۔ تو بچپن سے ہی ان کی خوراک و لباس اور رکھ رکھاؤ کا خاص خیال رکھیں۔ اور ان کی پرورش صحت کے اصولوں کے مطابق کریں۔ تا وہ بڑے ہوکر دین و دُنیا کے لئے نافع اور کارآمد وجود ثابت ہوں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلون اور اسکے باشندے

از محترمہ مبارکہ نسرین اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
(مبلغ سلسلہ احمدیہ سیلون)

تاریخ احمدیت میں لنکا کا جزیرہ بھی ایک اہم حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اس طرح کہ ہندوستان سے باہر تبلیغِ احمدیت یہاں ابتدائی دور میں پہنچ گئی تھی اور نہایت کامیابی سے اثر پیدا کرتی گئی۔ یہ بتانا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم مبلغ ماریشس اپنے منزلِ مقصود کو جاتے ہوئے یہاں مقیم ہوئے تھے اور دو تین ماہ میں احمدیت کا نہایت شاندار رنگ میں بیج بو گئے تھے۔ اُن کے پیدا کردہ پھلوں نے اپنی شیرینی سارے سیلون میں پھیلا دی۔ اور اسکے لئے پریس خرید کر انگریزی اور تامل میں ایک اخبار شروع کر دیا تھا جس کا نام Message تھا۔ اب ۱۹۵۱ء میں حضرت اولوالعزم المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی توجہ کے نتیجہ میں تحریک جدید کے ماتحت باقاعدہ مشن بھی کھل گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ سیلون کے مختصر حالات مصباحی بہنوں کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

۴ فروری ۱۹۴۸ء کا دن اہلِ سیلون کو ہمیشہ یاد رہیگا جبکہ انہیں صدیوں کی غلامی کے بعد آزادی نصیب ہوئی تھی۔ سو اُس وقت سے یہ ملک بھی پاکستان کی طرح دولتِ مشترکہ کا ایک ممبر ہے اور اس کے پہلے وزیر مسٹر ڈی۔ ایس سینانائکے (D. S. Senanayake) ابھی ابھی فوت ہوئے ہیں۔ سیلون گو ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس کا رقبہ ۲۵۳۳۲ مربع میل ہے مگر اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

سیلون استوائی خطہ میں پانچ اور نو عرض بلد شمالی اور اناسی سے ۸۱ طول بلد کے درمیان واقع ہے اور اس میں کوئی ایسی جگہ نہیں جو سمندر سے ۷۰ میل سے زیادہ دور ہو۔ اور نوریلیا کی پہاڑیاں ۸۲۹۲ فٹ بلند ہیں۔

مغربی ساحل پر مشہور بندرگاہ کولمبو ہے۔ یہی سیلون کا دارالخلافہ بھی ہے۔ آجکل قومی حکومت اس کی ترقی کیلئے بہت سی نئی تجاویز پر عمل کر رہی ہے اور اسی ساحل پر جنوبی کونے پر پرانی بندرگاہ گال ہے جو مسلمانوں کے زیرِ استعمال رہی ہے اور اب بھی وہاں متمول مسلمانوں کی اچھی خاصی آبادی ہے۔

پھر مشرقی ساحل پر مشہور بندرگاہ ٹرنکومیلی واقع ہے جو محفوظ بندرگاہ کہلاتی ہے اور مقولہ ہے کہ وہاں سے بحرِ ہند پر مکمل کنٹرول کیا جا سکتا ہے اسی لئے ابھی تک وہ بندرگاہ براہ راست انگریزوں کے کنٹرول میں ہے۔ اندرونی علاقہ میں مشہور شہر کانڈی ہے جو کہ آجکل بدھوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

یہاں کی آب و ہوا کو گرم مرطوب ہی کہنا چاہیئے۔ مون سون ہوائیں مغربی، مشرقی خوب کام کرتی ہیں اور عموماً ۵۰ انچ اوسطاً بارش بھی لاتی ہیں۔ اور بعض علاقوں میں ۲۰۰ انچ سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور استوائی خطہ میں جزیرہ ہونے کی وجہ سے بارش کا کوئی اعتبار نہیں۔ آب و ہوا کے مطابق پیداوار بھی نہایت اچھی اور مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ چاول چونکہ لوگوں کی عام خوراک ہے کھیت ۲ ہزار فٹ کی بلندی تک ملتے ہیں۔ ساحلی علاقہ میں ناریل کی بہتات ہے اور درمیانی اور پہاڑی علاقہ میں چائے اور ربڑ کے باغات پائے جاتے ہیں۔ اور یہاں کی گورنمنٹ کی آمدنی کا ۸۰ حصہ ان اشیاء کی ایکسپورٹ ڈیوٹی سے آتا ہے۔ جنگلات سے لکڑی بھی حاصل کی جاتی ہے۔ پھل ہر قسم کے پائے جاتے ہیں۔ سبزیاں بھی مختلف قسم کی ملتی ہیں۔ یہاں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پھل اور سبزیاں ایک ہی پودے سے ایک سال میں کئی بار حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً ناریل سال میں پانچ چھ دفعہ اُترتا ہے۔ کیلے کے درخت بھی سارا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال پھلدار ہی نظر آتے ہیں۔ آم اور دوسرے پھل عموماً اسی طرح ہوتے ہیں اور درخت سارا سال سبز رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سارا سال پتے جھڑ کر کوڑا کرکٹ بنکر کھاد کا کام بھی دیتے رہتے ہیں۔

باشندے:۔ کُل آبادی ۱۹۴۶ء میں ۶۶۵۷۲۲۹ تھی۔ شروع سے مختلف ملکوں سے لوگ یہاں آکر آباد ہوتے چلے گئے اور اب وہ اہلِ سیلون کہلاتے ہیں۔ شروع زمانہ میں سنگلی لوگ شمالی ہند سے آئے۔ پھر جنوبی ہند سے تامل بولنے والے آئے۔ جو اب بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ ملایا کے لوگ بھی کثرت سے ملتے ہیں۔ اسی طرح پرتگال، ہالینڈ اور انگلینڈ کے لوگ بھی اپنی اپنی حکومتوں کے زمانہ میں یہاں آکر آباد ہوتے رہے ہیں اور اب بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اس لحاظ سے یہاں کی مشہور زبانیں سنگلی اور تامل ہیں۔ انگریزی زبان کا رواج عام ہے لیکن اب آزاد حکومت انگریزی کے پھندے سے نجات حاصل کرنے میں کوشاں ہے۔

رہنے سہنے کے طریق اور خوراک:۔ شہروں کے علاوہ عام لوگ چھوٹے چھوٹے قصبوں میں رہتے ہیں۔ اور وہاں آبادی گنجان نہیں ہے بلکہ مکانات بھی فاصلہ فاصلہ پر بنے ہوئے ہیں۔ جو مکان پختہ نہیں وہ لکڑی اور ناریل کے پتوں پر مشتمل ہے۔ ناریل پر تو یہاں کی زندگی کا انحصار ہے اسلئے اسے The land of Palms کہتے ہیں۔ ناریل یہاں کی زندگی کی ضروریات میں استعمال ہوتا ہے۔ مکانات کی چھتیں تو عموماً اسی سے بنی ہوئی ہیں اور جہاں لوگ غریب ہیں وہ دیواریں بھی اسی کی بناتے ہیں۔ الغرض مکان صرف لکڑی اور ناریل کے پتوں کا بنا ہوتا ہے۔

پھر ناریل کے ریشوں سے صفائی کرنے کے لئے برش اور جھاڑو وغیرہ بناتے ہیں۔ رسیاں بھی اسی ریشہ کی استعمال کی جاتی ہیں۔ چٹائیاں اور مختلف قسم کی اشیاء اس سے بنائی جاتی ہیں۔

اور پھر کھانے کو لیں تو ہر چیز میں ناریل کا دودھ، ناریل کا تیل اور ناریل بھی استعمال ہوتا ہے۔ مٹھائی بھی ناریل سے بنائی جاتی ہے۔ کوئی کھانا ایسا نہیں ہوتا جس میں ناریل کسی نہ کسی رنگ میں استعمال نہ ہوا ہو۔ جلانے کیلئے کوئلہ بھی ناریل کے چھلکے سے نہایت عمدہ بنایا جاتا ہے۔ پتے بھی جلانے کیلئے عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ الغرض زندگی کا کوئی پہلو لیجیئے ناریل سے خالی نہیں ہوگا۔ اسلئے اسے Land of Palm ناریل کا ملک کہنا بے جا نہ ہوگا۔

خوراک کے لئے چاول استعمال کئے جاتے ہیں جس کا اکثر حصہ غیر ممالک سے امپورٹ کیا جاتا ہے۔ غریب لوگ شکر قندی کو اُبال کر بھی کھا لیتے ہیں۔ چاول کے ساتھ مچھلی کا ہونا ضروری ہے لیکن ساتھ ہی پتلی دال اور سبزی بھی لازمی ہے درمیانہ درجہ کے لوگ بھی چاول کے ساتھ تین چار قسم کے سالن استعمال کرتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ صبح اور شام تازہ پکاتے ہیں۔ حکومت غریب عوام کی مدد کے لئے چاول راشن پر بھی دیتی ہے جو بازار کے بھاؤ سے کم قیمت پر ملتے ہیں اور اس طرح حکومت کا گذشتہ سال ۱۲ کروڑ روپیہ خرچ ہوا تھا اور اس سال ۲۰ کروڑ روپیہ خرچ کرے گی۔ تاہم گرانی عوام کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔

لباس:۔ یہاں کا اصلی اور عام لباس دھوتی اور قمیص ہے۔ عورتیں بھی اکثر یہی لباس پہنتی ہیں بلکہ بعض کی قمیص تو اتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ قمیص اور دھوتی کے درمیان بھی بدن کا کچھ حصہ ننگا ہوتا ہے۔ مہذب لوگ ساڑھی کا استعمال کرتے ہیں مسلمان عورتوں میں مروجہ پردہ یہ ہے کہ لڑکی بالغ ہو جائے تو اُسے شادی تک گھر سے باہر قدم رکھنے کی اجازت نہیں اور بعد کی ساری زندگی بھی عموماً دروازہ کے اندر ہی گزر جاتی ہے۔ اگر باہر جانیکی ضرورت ہو تو کار یا گھٹا میں بند ہو کر جاتی ہیں بعض ایسی بھی دکھائی دیتی ہیں جو خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرز کی بڑی چادر اوڑھ کر باہر آتی ہیں اُن کے منہ پر نقاب نہیں ہوتا۔ بہرحال پردہ کا غلط رواج ہونے کی وجہ سے اور ادھر زمانہ کی ترقی پذیر رو میں بہہ کر لوگ پردہ کا انکار ہی کرنے لگ پڑے ہیں۔ یہاں گزشتہ دنوں ایک مصری لیڈر بھی آئے ہوئے تھے ان کا بیان بھی اخباروں میں چھپا تھا کہ اسلام میں پردہ کا کوئی حکم نہیں ہے۔

یہاں بدھوں کے مذہبی راہب بھی نظر آتے ہیں جو کہ ننگے سر اور ننگے پاؤں زرد چادروں میں ملفوف ہوتے ہیں۔ ہمارے نومسلم بھائی مسٹر Robb بھی پہلے اسی طرح زندگی بسر کیا کرتے تھے اور پہلی دفعہ کی ملاقات بھی ایسی زرد چادروں میں ہی ہوئی تھی۔

مذاہب:۔ اہل سیلون دُنیا میں اہل مذہب مشہور ہیں کیونکہ یہاں کے لیڈر بار بار ایسی چیز کا اعلان کرتے رہتے ہیں کہ ہم مذہب کے ذریعہ سے دُنیا میں امن پیدا کرینگے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک بھی خدا تعالیٰ سے اتنا ہی دُور ہے جتنا کہ اور ممالک بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ۔

ویسے تو عوام کی اکثریت بُدھ کہلاتی ہے لیکن عیسائی، ہندو، مسلمان بھی کافی ہیں۔ عیسائیوں نے باقی ممالک کی طرح یہاں بھی زبردست طریقوں سے جال بچھایا ہوا ہے کیتھولک عیسائیوں کی اکثریت ہے مگر احمدیت کے سامنے آنیکی جرأت نہیں کرتے۔ اشتہار و ٹریکٹ کی اشاعت ہزاروں کی تعداد میں ابھی ہوئی ہے مگر یہ لوگ ذرا بھی نہیں ہلے۔

مسلمان فرقہ پرست اور امام پرست واقع ہوئے ہیں۔ ان کا امام جو صدیوں قبل مر چکا ہے سب سے بڑا شمار ہوتا ہے اور اسکے نام کے سوا کسی دوسرے کا نام سُننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ انکی تعلیمی حالت بہت پست ہے۔ پاکستان میں سیلون کے سفیر مسٹر ٹی۔ بی جایا نے مسلمانوں کی تعلیم کیلئے بہت کام کیا ہے اور زبردست بنیاد رکھدی ہے تاکہ خدا تعالیٰ اب زبردست عمارت بنانے والے پیدا کر دے۔ اور اسلام کا پیغام سارے دنیا میں پہنچائے۔ آمین! +

(بقیہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ نیروبی از صفحہ ۲۱)

عبارت آکر پڑھاتی ہیں۔

چھوٹے بچوں کیلئے ابتدائی تعلیم کیلئے ایک سکول کھولا گیا۔ محترمہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ محمد یامین تدیم صاحب نے بہت قلیل تنخواہ منظور کر کے بچوں کو پڑھانے کی ذمہ داری منظور فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ اہلیہ عبد السلام صاحب بھٹی کی تحریک پر بارہ عورتوں نے اپنے نام مصباح جاری کروایا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مسجد ہالینڈ کے لئے نیز تحریک جدید میں عورتوں نے حسب توفیق چندہ ادا کیا۔

رسالہ سواحلی جو کہ افریقن میں تبلیغ کے لئے جاری کیا ہوا ہے کی اشاعت کا خرچ لجنہ اماء اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ اسلئے ہر ایک عورت باقاعدہ ماہوار چندہ ادا کرتی ہے۔

سال کے دوران میں پیغام احمدیت اور الوصیت کا مردوں عورتوں کا اکٹھا امتحان ہوا۔ خدا کے فضل سے پیغام احمدیت کے امتحان میں اوّل رہنے والی ایک عورت تھی۔

مسجد کی چٹائیاں بوسیدہ ہو گئی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ نے خود اپنے چندے سے مسجد میں نئی چٹائیاں ڈالیں۔ چند بہنوں نے مل کر مسجد کو دھویا اور صاف کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دینی کاموں میں عورتیں بڑے اخلاص اور دلچسپی سے حصہ لیتی ہیں۔

تبلیغ ڈے پر اکثر عورتوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں ٹریکٹ تقسیم کئے اور زبانی تبلیغ بھی کی۔

علاوہ اپنے اجلاسوں کے عورتیں مردانہ جلسوں میں جو کہ پبلک ہالوں یا تھیٹروں میں ہوتے رہتے ہیں باقاعدہ شامل ہوتی رہیں۔ +

(احمدہ بیگم نامزد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نیروبی - مشرقی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ نیروبی جون ۱۹۵۱ء تا جون ۱۹۵۲ء

لجنہ اماء اللہ نیروبی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر پندرہ دن کے بعد اپنا اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد کرتی رہی۔ جن میں تقریباً سب بہنیں نہایت اخلاص سے شمولیت فرماتی رہیں۔

ہر اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نعت سے شروع ہوتی رہی۔ اجلاسوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ سنائے جاتے رہے۔ علاوہ ازیں ہر اجلاس میں اصلاح نفس، تربیت اولاد، احمدیت ہم سے کن قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ پردہ، پابندی نماز، دعا وغیرہ پر مختلف بہنیں مضامین پڑھتی رہیں۔

ہفتہ واری درس القرآن پہلے مولانا عنایت اللہ خلیل صاحب اور بعد ازاں مولانا منور احمد صاحب باقاعدہ طور پر دیتے رہے جس میں اکثر بہنیں بڑے شوق سے شامل ہوتی رہیں۔ ہر سال رمضان المبارک کے مہینہ میں روزانہ ایک سپارے کا درس مولانا عنایت اللہ خلیل صاحب دیا کرتے تھے۔ اس سال یہ سعادت محترمہ فضیلت صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ آپ روزانہ صبح کے وقت عورتوں میں درس القرآن دیتی رہیں۔

ایک اجلاس میں چھوٹی بچیوں کا تقریری مقابلہ کروایا گیا مضامین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے حالات، پابندی نماز، سچ بولنا، مہمان نوازی مقرر کئے گئے۔ لڑکیوں نے بہت محنت سے تیاری کی۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں کے منہ سے خدا اور اسکے پیارے حبیبؐ کی باتیں سن کر عجیب خوشی کی لہریں پیدا ہوتی تھیں۔ بچیوں کی ہمت بڑھانے کے لئے ان میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

جون ۱۹۵۱ء کو محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ ماریشس کو جاتے ہوئے نیروبی ٹھہریں۔ لجنہ اماء اللہ نے انکا پرجوش خیر مقدم کیا۔ دو دفعہ ان سے تقریر کروائی۔ لجنہ کی طرف سے انکی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا اور ایک سونے کی انگوٹھی بطور تحفہ پیش کی گئی۔

اکتوبر میں محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ و بیگم ڈاکٹر سید اسلم علی صاحب نیروبی میں تشریف لائیں۔ لجنہ اماء اللہ نے اُن کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی اور ایڈریس پیش کیا۔

زیر صدارت محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ سیرت النبیؐ کا جلسہ بر مکان سیٹھ عثمان یعقوب صاحب منعقد ہوا۔ سیٹھ صاحب نے خیمہ لگوا کر بیٹھنے کے لئے میز کرسیوں کا انتظام بڑے وسیع پیمانہ پر کیا ہوا تھا۔ بہت سی غیر احمدی مستورات کو مدعو کیا گیا تھا۔ مختلف بہنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی پر مضامین پڑھے اور تقاریر کیں۔ اختتام جلسہ پر حاضرین کی چائے اور کیک سے تواضع کی گئی۔

مسلم گرلز سکول میں میلاد النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں علاوہ احمدی عورتوں کے تقریباً دو تین سو غیر احمدی عورتیں شامل تھیں۔ سکول کی پرنسپل نے حاضرین جلسہ سے بیگم ڈاکٹر اسلم اور محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ کا تعارف کروایا اور تقاریر کروائیں۔ محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ بیگم ڈاکٹر اسلم صاحب نے مسلمانوں کا موجودہ حال بیان کر کے مستقبل سنوارنے پر پرجوش تقاریر کیں۔ حاضرین جلسہ پر تقاریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔

جنوری میں مستورات کی مجلس عاملہ بنائی گئی اور دینیات کی کلاسیں جاری کی گئیں جن میں قرآن کریم باترجمہ احادیث تاریخ اسلام اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھائی جاتی ہیں۔ اخراجات کے پیش نظر تنخواہ دار استانیاں رکھنی مشکل تھیں پڑھی لکھی بہنوں نے اپنے آپکو پیش کیا۔ باری باری

(باقی صفحہ ۳ کالم ۲ پر)

پھولوں میں سیاہ حصہ سیاہ دھاگے سے اور سفید حصہ سُرخ یا زرد اور پتوں میں زرد اور سبز دھاگا لگائیے ۔!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول سرخ یا سیاہ اور بند کلیاں زرد۔ پتے سبز۔

لیزی ڈیزی کے ٹانکے سے بنائیے

(ک ۔ زہرہ محلہ دارالصدر ۔ ربوہ)

ان ننھے پھولوں کو حسب پسند رنگوں سے رومالوں پر بنائیے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۱۷ صغریٰ راشدہ زوجہ حکیم عبدالرشید ارشد مولوی فاضل قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ پندرہ اکتوبر ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔ طلائی کانٹے ۹ ماشے۔ کلپ تولہ۔ انگوٹھی ۶ ماشے۔ میزان ۲½ تولے قیمت ۲۲۵/- روپے۔ نقرئی چوڑیاں ۱۲ تولے بکفتاں ۱۵ تولے میزان ۲۷ تولے قیمت ۲۵ روپے۔ کل میزان مع حق مہر مبلغ ۹۶۰/- روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اسکے بعد جو جائداد بناؤں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ صغریٰ راشدہ بیگم بقلم خود محلہ ج ربوہ۔ گواہ شد حکیم عبدالرشید ارشد واقف زندگی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ +

نمبر ۱۳۲۶۷ غلام رسول ولد میاں محمد بخش صاحب پیشہ باغبانی و طبابت عمر ۴۱ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ و بہار ضلع رحیم یارخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰/- روپے ماہوار ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار تا زیست باقاعدہ ادا کرتا رہونگا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد حکیم غلام رسول موضع جھول بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد فیض احمد انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۳۲۶۸ اللہ دتا ولد چوہدری امام الدین قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن جھول ڈاکخانہ بنگلہ باغ و بہار ضلع رحیم یارخان ریاست بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں لیکن مجھے بحیثیت مہاجر پندرہ کیلہ اراضی زرعی قسم نہری غیر مستقل واقعہ رقبہ موضع میواسلام تحصیل خانپور ضلع رحیم یارخان الاٹ شدہ ہے۔ اس سے مجھے اندازاً ۲۰۰/- روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ یہ حصہ آمد کو باقاعدہ ادا کرتا رہونگا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ اللہ دتا موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد فیض احمد انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۳۲۹ برکت بی بی زوجہ مولوی سلطان احمد قوم جالب پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت سوائے میرے حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپے کے اور کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اسکے علاوہ مبلغ ۱۵ روپے جیب خرچ بھی ہے۔ اس کا بھی ۱/۹ حصہ ادا کرتی رہونگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بھی منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۹ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ برکت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام محمد واچ میکر حافظ آباد۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۳۳۲ زینب بی بی زوجہ مولوی غلام احمد قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۸-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ میری اسوقت سوائے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر میرے خاوند مولوی غلام احمد صاحب سکنہ حافظ آباد کے ذمہ ہے۔ میں عرصہ دو سال میں بااقساط مبلغ -/۵۰ روپیہ ادا کر دونگی۔ اور اگر ادا نہ کر سکوں تو میرا خاوند اسکو ادا کریگا ذمہ دار ہوگا۔ اور اگر میرے مرنے پر کوئی جائداد اور ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد۔ غلام احمد خاوند موصیہ حافظ آباد۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۳۴ - مریم صدیقہ زوجہ میاں غلام محمد گھڑی ساز قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے حق مہر -/۱۰۰۰ روپیہ طلائی کانٹے اور طلائی انگوٹھی قیمت -/۱۵۰ روپیہ جو شامل حق مہر ہیں۔ اور مجھے میرے خاوند کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے میں -/۱۰۰۰ روپیہ حق مہر اور پانچ روپے جیب خرچ کے ۱/۵ پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنیکے بعد جس قدر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۵ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ الامۃ۔ مریم صدیقہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام محمد واچ میکر۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۳۵ - سلیمہ قدیرہ زوجہ اعجاز قدیر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب حال کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ۱۵۰۰ پندرہ صد روپیہ حق مہر ہے جو ذمہ خاوند اعجاز قدیر ولد جمعدار فضل الدین صاحب ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اسلئے میں اس حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سلیمہ قدیرہ زوجہ اعجاز قدیر معرفت جمعدار فضل الدین صاحب اوورسیر پوری بلڈنگ بھاماں سٹریٹ ۹۲ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر ۱۶/۱/۵۷۔ گواہ شد اعجاز قدیر آر۔ پی۔ اے ایٹ ڈرگ روڈ کراچی حال کرشن نگر لاہور ۱۶/۱/۵۷ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل پوری بلڈنگ بھاماں سٹریٹ ۹۵ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور ۱۶/۱/۵۷۔

نمبر ۱۳۳۶ - محمد شریف ولد محمد اعظیم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تولیکی ڈاکخانہ کاموکی ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت نقد مبلغ دو صد روپیہ ہے اور ایک عدد مستعمل سائیکل قیمتی یکصد روپیہ کا ہے۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو تقریباً چالیس روپیہ ماہوار ہے اور یہ ملازمت عارضی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ بعد میں پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد جو میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد شریف سکنہ تولیکی ڈاکخانہ کاموکی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ محمد احمد علی موصی ۱۰۷۸۸ آبادی حاکم رائے فضل منزل گوجرانوالہ۔ گواہ شد سلطان احمد موصی ۷۲۶۹ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۱۳۳۷ - زبیدہ بیگم زوجہ میاں محمد شریف قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن تولیکی ڈاکخانہ کاموکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت سوائے ایک عدد سیکنڈ ہینڈ سلائی کی مشین کے کوئی نہیں اور اسکی قیمت مبلغ -/۱۰ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منہا شدہ ہوگی۔ اسکے علاوہ میں ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر میں وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں البتہ سلائی سے تقریباً چھ سات روپے ماہوار آمد ہوتی ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ موصیہ سیدہ بیگم زوجہ محمد شریف۔ گواہ شد۔ محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سلطان احمد انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۳۲۱۲ ۔ نور فاطمہ زوجہ چوہدری طالب الدین صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ہے یہ کل رقم تاحال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر میری جس قدر ذاتی جائداد ثابت ہو گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اسکی رو سے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مجھے اسوقت میرے خاوند کے وقت فنڈ میں سے مبلغ دس روپے ماہوار شرح سے جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی اس ذاتی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ۔ نور فاطمہ موصیہ۔ گواہ شد۔ طالب الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد شفیع شاہ پریذیڈنٹ جماعت +

نمبر ۱۳۲۱۳ ۔ امۃ الجمیل زوجہ چوہدری تاج الدین قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ یہ رقم تاحال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اسکے سوا موجودہ وقت میں میرے پاس کسی قسم کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار شرح سے جیب خرچ ملتا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اور عہد کرتی ہوں کہ حسب حالات میں اپنے جیب خرچ کا چندہ وصیت باقاعدہ ادا کرتی رہونگی کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتی رہونگی۔ الامتہ۔ امۃ الجمیل موصیہ طالب آباد سندھ۔ گواہ شد۔ جان محمد طالب آباد۔ گواہ شد۔ تاج الدین خاوند موصیہ +

نمبر ۱۳۲۱۴ ۔ محمد شریف ولد چوہدری فضل الدین قوم گوجر۔ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد موجود نہیں ہے۔ تجارت کا کام کرتا ہوں ماہوار آمد اس سے مبلغ ۳۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتا ہوں نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ محمد شریف موصی۔ گواہ شد۔ جان محمد طالب آباد۔ گواہ شد تاج الدین طالب آباد +

نمبر ۱۳۲۱۵ ۔ نبی بخش احمدی ولد چوہدری لال الدین قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن گوٹھ حاجی قمر الدین جاندیا ڈاکخانہ مورو ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ کاشتکاری کے کام پر ہے۔ میں یہ کام مزارعہ کے طور پر کرتا ہوں مجھے اس کام سے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ سالانہ آمد کی توقع ہے۔ میں عہد کرتا ہوں کہ اس آمد کا مقررہ چندہ وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں باقاعدہ ادا کروں گا۔ نیز مرنیکے موقع پر جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بارہ میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد۔ نبی بخش احمدی موصی طالب آباد۔ گواہ شد۔ تاج الدین طالب آباد۔ گواہ شد۔ جان محمد طالب آباد +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۲۱۴ - معراں بی بی زوجہ چوہدری نبی بخش قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن گوٹھ حاجی قمرالدین چانڈیا ڈاکخانہ مورو ضلع نوابشاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف حق مہر مبلغ یکصد روپیہ پر مشتمل ہے۔ یہ کل رقم تا حال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں۔ مجھے اسوقت میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے موقع پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ - سردار بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ نبی بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد تاج الدین سیکرٹری مال۔

نمبر ۱۳۲۱۵ - تاج الدین ولد چوہدری فضل الدین قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں موجودہ وقت میں میری کوئی ذاتی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ اسوقت بطور مزارعہ کاشتکاری کے کام پر ہے۔ سالانہ آمد مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر بھی جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ تاج الدین موصی و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ طالب آباد۔ گواہ شد۔ محمد شفیع تار طالب آباد پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد۔ جان محمد طالب آباد۔

نمبر ۱۳۲۱۶ - امتہ اللہ بیگم خورشید زوجہ چوہدری محمد شفیع تار قوم جٹ گورایا پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مشین سلائی قیمتی ۳۰۰/- روپیہ۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپیہ۔ حق مہر کی کل رقم میرے خاوند کے ذمہ تا حال واجب الادا ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے اسوقت اپنے خاوند کے وقت فنڈ میں سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کی بھی ۱/۱۰ کے حساب سے وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ۔ امتہ اللہ بیگم خورشید موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ جان محمد طالب آباد۔ گواہ شد محمد شفیع تار خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۲۱۷ - عنایت اللہ خان ولد خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال۔ بمقام کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں میں انکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ عنایت اللہ خان معرفت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر سنڈیمن روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد محمد عبداللہ والد موصی۔ گواہ شد۔ میاں بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان۔

نمبر ۱۳۲۱۸ - محمد عثمان احمد ولد شیخ محمد صدیق صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیانی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میں واقف زندگی ہوں میرا گذارہ اسوقت ماہوار عطیہ پر ہے جو تحریک جدید کی طرف سے ملتا ہے جسکی شرح چھ پونڈ ماہوار ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد عثمان احمد مقیم لنڈن حال مبلغ مغربی افریقہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن واقف زندگی لنڈن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۱۲۱ عبد الکریم بٹ ولد میاں محمد بخش قوم بٹ پیشہ ملازمت عمرہ ۴۳ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن دار السلام مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمدپر ہے جو اسوقت -/۹۰۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کرتا ہوں۔ نیز یہ وصیت بھی کرتا ہوں کہ بوقت وفات میری کوئی ترکہ یا جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد۔ عبد الکریم بٹ پوسٹ بکس ۲۶۶ دار السلام ٹانگانیکا مشرقی افریقہ۔ گواہ شد۔ محمد یسین بقلم خود واقف زندگی۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ ٭

نمبر ۱۲۸۹ سید خواجہ احمد متھیو ولد سید شمیر الدین قوم سید پیشہ ملازمت عمرہ ۴۴ سال بیعت یکم اپریل ۱۹۴۴ء ساکن مراد پور۔ ڈاکخانہ چوک بازار ضلع چاٹگانگ مشرقی بنگال۔ موروثی جائداد جو ابھی تک تقسیم ہو کر میرا حصہ دستیاب نہیں ہوا ہے وہ سری گنج میں واقع ہے جو چھ کانی زمین کے ۱/۱۱ حصہ کا میں مالک ہوں جسکی قیمت اسوقت تخمیناً -/۵۰۰ روپیہ ہوگی۔ خود پیدا کردہ جائداد جو بمقام مراد پور چھ کانی تیرہ گنڈا زمین ہے جس میں ایک مکان خام اور ایک تالاب اور ایک قبرستان واقع ہے اسکی قیمت تخمیناً -/۱۰۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ خود پیدا کردہ دوسرا زمین جو مذکورہ بالا مراد پور میں ہے وہ چار گنڈا زمین پر ایک مکان واقع ہے۔ جس کی قیمت اسوقت تخمیناً -/۲۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ چاٹگانگ شہر کے جو بے پہاڑ میں Wadna A پہاڑ کے اندر ۱۴ گنڈا زمین ہے جسکی قیمت اسوقت تخمیناً -/۴۰۰۰ روپیہ ہوگی۔ میزان -/۱۶۵۰۰ روپیہ۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت -/۳۰۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد۔ Syed Khauja Ahmad S. K. Matheus 108 A. Enparesard Chitagong. گواہ شد۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد Ali Ahlan Khan ٭

نمبر ۱۳۰۲ شریفہ قدسیہ زوجہ قریشی محمد صالح مبلغ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمرہ ۲۰ سال پیدائشی احمدی چک ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مبلغ -/۳۰۰ روپیہ بطور حق مہر ہے جو کہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کر کے اپنے والد حکیم رحمت اللہ صاحب کے پاس جمع کرایا ہے۔ اسکے سوا میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر مذکور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ شریفہ قدسیہ بقلم خود چک ۳۰/۱۱-L ڈاکخانہ ۳۱/۱۱-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ محمد صالح مبلغ سلسلہ حال چک ۳۰/۱۱-L خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ بابخ الدین پریذیڈنٹ جماعت چک ۳۰/۱۱-L ٭

نمبر ۱۳۲۵۳ اصغری بیگم بیوہ مولوی عبد الرزاق قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کوٹ منڈیانوالہ ڈاکخانہ پیروچک ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۹-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ پنشن ماہوار -/۹/۸ روپے مہنگائی الاؤنس -/۴ روپے۔ کل مبلغ -/۱۳/۸ روپے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ انشاء اللہ پنشن کی وصولی پر ادا کرتی رہونگی۔ اگر اسکے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حق مہر کوئی نہیں ہے۔ زیور ۲ ٹنڈیاں طلائی وزن ۹ ماشے قیمت -/۱۰۵ روپیہ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ الامۃ۔ اصغری بیگم معرفت قریشی غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹلی ہرنرائن ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد قریشی غلام احمد کوٹلی ہرنرائن۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد صحابی۔

نمبر ۱۳۳۰۱۔ سردار بیگم زوجہ عزیز الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال۔ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۲۴۵/E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ سردار بیگم زوجہ عزیز الدین چک ۲۴۵/E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری۔ گواہ شد۔ عزیز الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ملک عبدالعزیز۔

نمبر ۱۳۳۰۳۔ غلام رسول ولد الٰہی بخش قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرے ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں کیونکہ والد صاحب بقید حیات زندہ ہیں۔ میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے اور قریباً ۲۰ من غلہ میرے حصہ میں ہمیشہ آتا ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ پانچ گھماؤں زمین الاٹ ہے جس پر کاشتکاری کرتا ہوں۔ العبد غلام رسول کالیکے ناگرے ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ الٰہی بخش پریذیڈنٹ جماعت و والد موصی۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد صحابی۔

نمبر ۱۳۳۰۵۔ رحمت بی بی زوجہ حبیب اللہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۴۲ء موضع دھمرو بسرا ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ وقت میں سوائے حق مہر کے اور کوئی نہیں۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری ماہوار آمد مبلغ ۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی رسید لوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ الامۃ۔ رحمت بی بی موضع دھمرو بسرا ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز واقف زندگی و سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد۔ حبیب اللہ خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۳۰۸۔ اقبال حیدری بیگم زوجہ جمعدار محمد احسن خان۔ قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ملکیت زیور طلائی آٹھ تولے ہے جسکی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق -/۱۰۰۰ روپیہ ہے میرا حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیب خرچ مبلغ ۵۰ روپے ماہوار ہے۔ منددجہ بالا رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اسکے علاوہ جو جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ اقبال حمیدی بیگم زوجہ جمعدار محمد احسن خاں معرفت سب پوسٹ ماسٹر سنی بنک مری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ جمعدار محمد احسن خان۔ گواہ شد۔ عبید احمد خان ٭

نمبر ۳۴۰۳ ۔ رحمت بی بی زوجہ میاں کرم الدین خادم قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۰-۶-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ رحمت بی بی زوجہ میاں کرم الدین خادم مسجد جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ گواہ شد کرم الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۳۴۰۴ ۔ حامدہ بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک کانڈیوالی ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۰-۶-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے قیمت ۱۲۰/- روپے۔ ایک تولہ انگوٹھی وغیرہ طلائی قیمت ۹۰/- روپے۔ پیڑی چاندی قیمت ۴۰/- روپے۔ کل میزان ۲۱۰/- روپے اور حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۵/- روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ۔ حامدہ بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد چک کانڈیوالی۔ گواہ شد چوہدری شریف احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ احمد بخش سکنہ اعلیٰ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ ٭

نمبر ۳۴۰۹ ۔ ممتاز بیگم زوجہ محمد اکبر اقبال قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۰-۱۱-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ ممتاز بیگم احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد۔ محمد اکبر اقبال خاوند موصیہ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ٭

نمبر ۲۷۶۹ ۔ محمد الیاس ولد چوہدری مردان علی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت فروری ۱۹۲۴ء بمقام ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۰-۷-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اس وقت ماہوار آمدنی تقریباً ۱۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۱۷ - صغریٰ راشدہ زوجہ حکیم عبدالرشید ارشد مولوی فاضل قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ پندرہ اکتوبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیورات مندرجہ ذیل ہیں۔ طلائی کانٹے ۹ ماشے۔ کلپ تولہ۔ انگوٹھی ۶ ماشے۔ میزان ۲ ۱/۴ تولے قیمت ۔/۲۲۵ روپے۔ نقرئی چوڑیاں ۱۲ تولے کنگن ۱۵ تولے میزان ۲۷ تولے قیمت ۲۵ روپے۔ کل میزان مع حق مہر مبلغ ۔/۹۶۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اسکے بعد جو جائداد بناؤں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ صغریٰ راشدہ بیگم بقلم خود محلہ ج ربوہ۔ گواہ شد حکیم عبدالرشید ارشد واقف زندگی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ۔

نمبر ۱۳۲۷ - غلام رسول ولد میاں محمد بخش صاحب پیشہ بافندگی و طبابت عمر ۴۱ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن جھول ڈاکخانہ جنگل باغ و بہار ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۔/۲۰ روپے ماہوار ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار تا زیست باقاعدہ ادا کرتا رہونگا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد حکیم غلام رسول موضع جھول بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۲۸ - اللہ دتا ولد چوہدری امام الدین قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جھول ڈاکخانہ جنگل باغ و بہار ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں لیکن مجھے بحیثیت مہاجر پندرہ کیلہ اراضی زرعی قسم نہری غیر مستقل واقعہ رقبہ موضع سیواں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان الاٹ شدہ ہے۔ اس سے مجھے اندازاً ۔/۲۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ یہ حصہ آمد کو باقاعدہ ادا کرتا رہونگا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد اللہ دتا موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۲۹ - برکت بی بی زوجہ مولوی سلطان احمد قوم جالب پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت سوائے میرے حق مہر مبلغ ۔/۲۰۰ روپے کے اور کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں اسکے ۱/۶ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اسکے علاوہ مبلغ ۔/۱ روپے جیب خرچ بھی ہے۔ اس کا بھی ۱/۶ حصہ ادا کرتی رہونگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بھی منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۶ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ برکت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام محمد واچ میکر حافظ آباد۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۳۳ - زینب بی بی زوجہ مولوی غلام احمد قوم جالب پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۸/۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھکر مسجدوں یا مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں۔ اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنیسے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبو رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی۔ تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے۔ یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال خوشبو کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کیے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام عطر:-	چنبیلی	گلاب	خس	حناء	
فی تولہ:-	۵ - ۸ - ۱۵ - ۲۰	۵ - ۸ - ۱۵ - ۲۰	۵ - ۸ - ۱۵	۵ - ۸ - ۱۵	
نام عطر:-	گل شبو	کرنار	نرگس شہلا	نجدی	
فی تولہ:-	۵ - ۸ - ۱۵ - ۲۰	۵ - ۸ - ۱۵	۵ - ۸	۵	
نام عطر:-	شام شیراز	عطر باغ و بہار	حناء عنبری	موتیا	عنبرین
فی تولہ:-	۵ - ۸	۵ - ۸ - ۱۵	۵ - ۸ - ۱۵ - ۲۰	۵ - ۸ - ۱۵	۱۵

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ بارہ روپے تولہ۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں۔ وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سردیوں کیلئے عطر حناء شام شیراز اور عنبرین کا عطر خاص تحفہ ہیں

اس کے علاوہ آئیڈیل کیمیکل کمپنی کے سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی۔ گلاب خس۔ جوفو۔ پوپون۔ شاہی۔ ٹیوب روز اعلیٰ قسم کے عہ فی شیشی مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجربات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ ہمدردِ نسواں۔ اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے۔

اکسیر جنین۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ قیمت فی تولہ -/۱۴ روپے

دوائی فضلِ الٰہی۔ اولادِ نرینہ کے لئے نہایت ہی مفید دوائی۔ قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے۔

۲۔ سُرمہ ممیرا خاص۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ۔

قیمت ۳ ماشہ ۱۵؍ ۶ ماشہ ۱؍ ۱ تولہ ۳ روپے۔

۳۔ تریاقِ کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی نیز بیماریوں کا فوری علاج۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے تاکہ بیماری کا فوری علاج ہو سکے۔ قیمت نمونہ کی شیشی ۲ ماشہ ۱۰؍ چھوٹی شیشی ۱؍ فی تولہ ۲؍

۴۔ شباکن۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی اس سے بہتر اور کوئی دوائی نہیں۔ قیمت یکصد قرص ۲؍

شفائی۔ شباکن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی جگر کی اصلاح ہوتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں ۱؍

۵۔ معجون فوفل۔ سیلان الرحم، لیکوریا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ ۸؍

سفوفِ جند۔ ماہواری خون کا رک رک کر آنا۔ اس کیلئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۱۰؍

معجون کہربا۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کیلئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۸؍

۶۔ تحسین منجن۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن۔
قیمت فی تولہ ۴؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ